

1775 177 8
CHECKED



Checked
1987

CHECKED 1987

خوابِ ریشان

۲۱۸۰۶
۳۳۶۴۳
قصہ
۳۲۹



CHECKED 1987

مشتی امیر احمد صاحب علوی بی اے

مطبوعہ مختار پرنٹنگ ورکس گلشن۔ باہتمام طالب علی ٹھیکیدار

عرض حال

تقریباً ۳۵ سال کا عرصہ ہوا کہ میرے والد محترم منشی امیر احمد صاحب غلے سی
 بی اے نے شیکسپیر شہور ڈراما "ڈیسمونڈس ڈریم" کا ترجمہ کیا تھا اور اس کو منشی
 سجاد حسین مرحوم ایڈیٹر آؤدھ پینچ نے ایک مختصر تعارف کے ساتھ اپنے موقوفہ اخبار
 میں شائع کیا تھا۔ یہ ترجمہ ۱۶ اگست ۱۹۱۷ء سے ۲۲ نومبر ۱۹۱۷ء تک
 بالاقساط اودھ پنچ میں چھپا تھا اور بہت مقبول ہوا تھا۔

مجھ کو اتفاقاً اسکی زیارت اودھ پنچ کی ایک چڑانی جلد میں نصیب ہوئی
 اور دل نے شائنا کہ میں اس متبرک کد خول گمنامی میں رہنے والے درمظر عام شہزادوں
 پر والد ماجد کی ابتدائی تالیف ہے اور انھوں نے اس پر نظر ثانی سے بھی انکار
 کر دیا۔ لہذا بغیر ترمیم و تحریف کے اسی طرح شائع کیا جاتا ہے جس طرح ۳۴ سال پہلے
 چھپا تھا۔

خاکار

میر احمد علوی قادری ناظر

کتب خانہ امیر محل، لاہوری ضلع، لاہور
 ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء علوی

Checked
1987

تعارف

اردو کو موقر بنانے۔ لالہ مال مال کرنے کی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں کہ
جہان تک ہو سکے اعلیٰ لٹریچر اور علوم و فنون کی تصنیفات اُس میں
ترجمہ ہوں۔ اودھ پنچ کے لائق لٹریچر میں معاونین نے اکثر اس خدمت کو
انجام دیا ہے۔

مولوی ارتضاعلی صاحب شرر اکثر انگریزی نظموں کا ترجمہ
اردو نظم میں فرماتے ہیں۔ بابو جلال پرشاد صاحب بی۔ اے۔ برحق کے ترجمہ
اتصلو فیروز گلنارہ اور مشتوق فرنگ (ترجمہ روٹیو جلیٹ) سے اردو داں
پبلک غب آگاہ ہے۔ یہ ترجمہ ٹیکسیپر کے ڈرامے ٹرمیناٹس ڈریم کا ہے جو پہلے
نور عزیز مولوی امیر احمد صاحب بی۔ اے نے اودھ پنچ کو مرحمت فرمایا ہے
غالب ناظرین اس امر کی یاد دینگے کہ انگریزی ملک الشعراء کے خیالات کے
خوبی و محنت و مشقت سوار دو میں لائے گئے ہیں اور زبان اردو کا لطف بھی
ترجمے کی کشاکش میں ہاتھ سے نہیں جانے پایا ہے۔

سجاد حسین

منقول از اخبار اودھ پنچ ص ۱۱۱ جلد ۱۱
نمبر ۳۳۳ طبع ۱۹۶۷ء ۱ اگست ۱۹۶۷ء

اشخاص طرہ

اتھیس کا دیوک

ہر سیا کا باپ

{ ہر سیا کے عاشق

دار و فہ عشرت

{ شہار

جولاہا

لہار

قادی

درزی

ایشنس کی لگا اور تھیس کی مشوقہ
یکس کی لڑکی اور لائسنڈر کی عاشق

ٹو پیٹرس کی عاشق

ہر یوں کا بادشاہ

ہر یوں کی لگا

ایک سخرجن

ملانین

تھیس

ایکس

لائسنڈر

ٹو پیٹرس

فلانڈر

کونین

ایک

یاعلم

فلانڈ

ایک

ایک

ایک

ایک

ایک

ایک

ایک

ایک

جارجن
ادواک جنگل



پہلا ایکٹ

پھلا سین تھیس کا محل

تھیس ہپا لیٹا۔ فلاسٹریٹ۔ اور درباری داخل ہوتے ہیں۔
تھیس۔ اے خوبصورت ہپا لیٹا۔ اب بہاری شادی کا زمانہ قریب آ گیا۔
ہال میں چارسی دن باقی ہیں۔ اُف وہ! یہ چاند کس قدر آہستہ آہستہ گھٹتا ہے جسطرح سورتیلی
س اپنے شوہر کے فوجان لڑکے کو روپیہ دینے میں پس و پیش کرتی ہے اُسی طرح
اند میری خواہشیں پوری کرنے میں دیر کرتا ہے۔ اور میرے دل کو دکھاتا ہے۔
ہپا لیٹا۔ یہ چار دن نہایت جلد ختم ہو کر رات بن جائیں گے اور یہ چار دن انسانی عمر
وِزِ گِٹ جائیں گی۔ اور تب چاند ایک نقری قوس کی شکل میں مِجِ فلک پر موبد ہو کر ہماری
فرت کی سبک رات کی سیر کرے گا۔

تھیس۔ اے فلاسٹریٹ جا۔ اور ہمارے دارالسلطنت کے لوجوانوں کو عیش
لے تیار کر۔ ہر شخص کو خوش اور مسرور رہنے کے لئے آمادہ کر اور رنج و غم کو خیال
ہمارے شہر سے خارج کر دے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے جن کے وقت کسی جگہ
ردگی یا افسردہ دلی کا ذکر آئے۔

(فلاسٹریٹ جاتا ہے)

اے ہالینا میں نے تجھ کو جزو و شریعہ اپنے قابو میں کیا ہے۔ اور تجھ کو رنج و نقصان پہونچا کر
وے دلبر تنج پائی ہے۔ لیکن اب تیری شادی بڑی شان و شکوہ جشن و جلوس کر
کروں گا تاکہ پرانی تکلیفوں کا کسی قدر معاوہہ نہ ہو جائے۔

(ایکس۔ سہریا۔ لائسنڈر۔ اور ڈیٹرس داخل ہوتے ہیں)

ایکس۔ سہریا۔ افسوس! آفاق ڈیوک تھیں شاد و خرم ہے۔

تھیں۔ اے نیک بخت ایکس۔ ٹوش آدمی۔ اس وقت تیرے آئیٹھا کیا سبک
ایکس۔ میں اس وقت سخت رنج و غم میں مبتلا ہوں اپنی لڑکی ہرمیا کی شکایت کرنے
کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں حضور! میں نے ڈیٹرس کو اجازت دی ہے کہ میری
لڑکی سے شادی کرے۔ اور اس شخص نے جو سامنے کھڑا ہے اور جس کا نام لائسنڈر
میری لڑکی پر طرہ دو کر دیا ہے۔

اے لائسنڈر! تو نے میری لڑکی کے سامنے عاشقانہ اشعار پڑھ کر اور نشانہ
جادو کر کے اس کا دل مجھ سے پھیر دیا۔ تو شب و روز میں اکثر اس کی کھڑکی کے نیچے
آکر ادیں اپنے مصنوعی عشق کے اظہار کے لئے اشعار پڑھا کرتا تھا۔ تو نے اپنے بال
چھلوس۔ انگلیوں۔ اکھڑوں۔ گھڑیوں۔ وغیرہ کی وجہ سے جو کم سنی میں اظہار و
کے لئے قاصد یا پیامبر کا کام دیتے ہیں۔ اس کی عقل و حواس پر قبضہ کر لیا۔

تو نے چالاکی سے میری لڑکی کا دل پھیرا اور اس کے حواس پر میری لڑکی کو چاہئے
یہ ادنیٰ اور شد سے جہل کر دی۔ اے مہرمان! ڈیوک! اگر اس وقت ایک کے سامنے

ڈاکٹر میٹرس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر گئی تو یونان کے قدیم قاعدہ کے موافق میں
 داد خواہ ہونگا۔ یعنی میری لڑکی یا تو میری مرضی کے موافق شادی کرے یا اپنی جان
 دے۔ مجھ کو اپنی لڑکی کے ساتھ ہر طرح کے سلوک کا اختیار ملنا چاہئے۔
 تھیمیسٹیس۔ کیوں ہرمیا۔ تو کیا کہتی ہے؟ مجھ کو اپنے باپ کی عزت شل ایک دیوتا کو
 کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہی تیرے وجود کا باعث ہے۔ اور اسکی نظر میں تیری وقت ایک
 سو کم کی شبیہ سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ جب کا قانگم کرا اور شانا۔ درست رکھنا یا بگاڑ دینا۔
 اُسکے ہاتھ میں ہے۔ سوچ سمجھ کر جواب دے۔ دیکھ ڈاکٹر میٹرس ایک قابل اور شریف
 نوجوان ہے۔

ہرمیا۔ مگر لائسنڈیس بھی یہ اوصاف موجود ہیں۔

تھیمیسٹیس۔ بجائے خود وہ بھی بے شل ہے لیکن اس معاملہ خاص میں چونکہ تیرے
 باپ نے اُسکو پسند نہیں کیا لہذا ڈاکٹر میٹرس کو ترجیح ہے۔

ہرمیا میں چاہتی ہوں کہ کاش میرا باپ میری آنکھوں سے دیکھتا۔

تھیمیسٹیس۔ نہیں مناسب یہ ہے کہ تیری آنکھ اُس طرف اُٹھے جدھر میرے باپ کی نظر
 ہرمیا۔ آپ میری اس وقت کی گستاخی معاف فرمائیں میں نہیں جانتی کہ کس لبر و شٹ
 نے مجھ کو اس قدر جبری کر دیا ہے اور نہ مجھ کو معلوم ہے کہ ایسے شخص میں اپنے خیالات متنا
 صاف ظاہر کرنے سے میری خیر و حیا پر کس حد تک قطعہ زنی ہو سکے گی۔ لیکن میں
 آپ سے نہایت عاجزی کے ساتھ یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں اگر ڈاکٹر

کرنے سے میں انکار کروں تو جھکوانہا ہے سزا کیا ملے گی۔

تھیسلیس۔ جان دینا یا مردوں کی محبت سے زندگی بھر عجز رہنے کی قسم کھانا۔ اسے خوبصورت ہرمیا اپنی خواہشات کو جانچ لے۔ اپنی کسی پر غور کر لے۔ اور سوچ لے کہ باپ کی اطاعت کرنا آسان ہے یا تمام عمر کے لئے منوں کا لباس غصہ اختیار کرنا۔ اگر خافہ کے سایہ دار درختوں میں آشیانہ بنانا۔ تمام دنیا سے الگ ہو کر تنہا کو ٹھہریوں میں زندگی بسر کرنا۔ اور سربے فیض چاند کے سامنے نگین آواز سے منہ سرائی کرنا بہت اچھا ہے اور وہ لوگ بڑے متبرک ہیں جو اپنی خواہشات پر اس قدر غلبہ حاصل کر لیں کہ تمام عمر کے واسطے لذات و نیوی سے علیحدہ ہو جائیں لیکن دنیا یہی کہتی ہے کہ جس گلاب کی خوشبو انسان کے کام آئے وہ اس بیول سے اچھا ہے جو خاردار شاخ پر آئے۔ شگفتہ ہو۔ اور مرجھا جائے۔

ہرمیا۔ حضور جھکوا بھی اپنی زندگی اسی طرح بسر کرنا منظور ہے۔ لیکن اپنا مالک دے آتا اس شخص کو نہیں بناؤں گی جس کی حکومت، بالآخر قبول کرنا میرا دل پسند نہیں کرتا۔

تھیسلیس۔ صبر کرو اور اس قدر عجلت ترک کر دے۔ جس دن نیا مہینہ شروع ہوا اور عشق و محبت کی زنجیر ہمیشہ کے لئے بالاسم کام ہمارے اور ہماری مشفقہ کے درمیان قائم ہو جائے۔ اس دن ڈیپٹرس کے ساتھ شادی کرنے پر تیار ہونا یا مجرم حکم عدولی سزا محبت کے لئے قیاد۔ اور آنا یا چند رات کی عبادت گاہ میں تمام عمر باکرہ رہنے کی قسم کھانا۔

خوبصورت ہرمیا اپنی عمدہ چھوڑ دے۔ اور تو بھی لائے بڑا اپنی شہینگی اور

دیوانگی کا میرے عشق کے سامنے خیال نہ کر

لائسنڈر۔ تم کو ہر مہیا کا باب بند کرتا ہے۔ تم اسی کے ساتھ شادی کر لو اور ہر مہیا کو میرے لئے چھوڑ دو۔

ایک بیس۔ اے قابل نفرت لائسنڈر۔ میں بیشک ڈیٹرس کو پسند کرتا ہوں اور جو کچھ میرے قبضہ میں ہے وہ اُس کا ہے۔ ہر مہیا میری لڑکی ہے اور بلحاظ رکن تمام حقوق کے جو مجھ کو اسپر حاصل ہیں میں اپنی لڑکی ڈیٹرس کو دوں گا۔

لائسنڈر۔ اے میرے سروار۔ میں ایسا ہی عالی نسب ہوں جیسا کہ ڈیٹرس ہے۔ بلحاظ عزت۔ حشمت۔ مرتبت کے میں اس کے برابر ہوں۔ میرا علاقہ و جاگداد اگر اُس کو زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہے۔ میرا عشق اس سے بدرجہا زیادہ ہے۔ اور علاوہ ان فضول لہن ترانیوں کے میرے عشق میں سب سے زیادہ مفید امر یہ ہے کہ خوبصورت ہر مہیا مجھ کو پسند کرتی ہے۔ کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ میں اپنا عشق طلب نہ کروں۔ میں ڈیٹرس کو بدبرد کہتا ہوں کہ اُنھں نے نیڈار کی لڑکی ہیلن سے عشق پیدا کیا ہے۔ اس کے دل پر نئے محفل کی ہے۔ وہ شیریں کلام لیڈی اسپر شید ہے۔ اور اس متلون المزاج نوجوان کی دیوانہ وار پرستش میں غجون ہو رہی ہے۔

تھیسیس۔ بے شک۔ میں نے بھی اس کے متعلق سنا ہے۔ او ڈیٹرس سے اس بارہ میں کچھ کہنے کا میرا ارادہ تھا۔ لیکن بوجہ کثرت کاروبار کے یہ بات میرے ذہن سے اڑ گئی۔ ڈیٹری اور ایک بیس تم دونوں میرے ساتھ چلو مجھ کو چند خفیہ نصائح کرنا منظور ہیں۔

اے ہر مریا تو اپنے خیالات کو باپ کی اطاعت کے لئے تیار کر دے نہ زمان کا قانون جسکو ہم کی طرح ترک نہیں کر سکتے۔ یا تو سزائے موت کا حکم دے گا یا تمام عمر باکرہ رہنے کی قسم لے گا۔ آؤ پہلا لیٹا۔ اب چلیں۔

(سوالاٹسٹنڈر اور ہر مریا کے سیٹا تو ہیں)

لاٹسٹنڈر۔ اے میری محنت تیرے رخسار کیوں زرد ہونگے ہیں؟ صبر کر گھبرانے سے کیا حاصل ہے تعجب ہے کہ یہ سرسبز شاہد اب گلاب کے پھول اسقدر جلد مر جھا جائے ہیں ہر مریا۔ غالباً پانی کی قلت سے خشک ہو گئے ہیں۔ لیکن اپنی چشم خونبار کے سیلاب میں انکو بھی تروتازہ کر دوں گی۔

لاٹسٹنڈر۔ افسوس! جو کچھ میں نے اب تک پڑھا ہے یا بذریعہ قصص و تواریخ کو سنا ہے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عشق صادق میں کبھی آسانی سے کامیابی حاصل نہیں ہوتی بلکہ یا تو عاشق معشوق کے سلسلہ نسب میں باہم اختلاف عظیم ہوا۔

ہر مریا۔ اقوہ! سخت امتحان ہے کہ ایک عالیخانہ ان شخص کسی کینہ کا بندہ عشق ہو۔

لاٹسٹنڈر۔ یا عاشق و معشوق کے سن و سال میں بحد فرق ہوا

ہر مریا۔ آہ! بڑی نصیبی ہے کہ جوان دہر میں رابطہ اُلفت قائم ہو۔

لاٹسٹنڈر۔ یا عاشق و معشوق نے بغیر ایک دوسرے کو دیکھے اور فریق ثانی کا منشا دریافت کئے صرف دوستوں کے کہنے سننے سے عشق شروع کر دیا۔

ہر مریا۔ ہائے! سخت تباہی ہے اگر عشق کے سے ضروری معاملہ میں دوستوں کے

قول پر اکتفا دیکھا جائے۔

لائسنڈر۔ اگر ان سب باتوں میں موافقت ہوئی۔ تو لڑائی۔ فساد۔ موت۔ سیاری
نے کوشش شروع کی کہ عشق میں ناکامی ہو۔ اور عشق سایہ کی طرح تیز رفتار خواب
کی طرح مختصر یا اُس بجلی کی طرح سرطج الزوال ہو جائے جو اندھیری اور بھیا نکالت
میں دُجھتہ ظاہر ہو کر چکا چوند پیدا کر دیتی ہے اور قبل اسکے کہ انسان کو اس کہنے کا موقع
ملے کہ »دیکھو« پردہ ظلمت میں نہاں ہو جاتی ہے۔

سرمیا۔ اگر عاشقان صادق کو اس دارِ ناپائیدار میں ہمیشہ حسرت ہی نصیب ہوئی
ہے تو ہم کو بھی صبر اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ غالباً عشق کے ساتھ علاوہ آہ سرد۔ رنگ
زد و چشم تر۔ خواب غم۔ خیال الم کے ناکامی بھی لازمی ہے۔

لائسنڈر۔ بیشک اپنے دل کو اسی طرح سمجھانا چاہئے۔ جگہ اس وقت خیال آیا کہ
دارالسلطنت سے سات کوس کے فاصلہ پر میری ایک بیوہ پہنچ رہی ہے جو نہایت
دولت مند ہے اور بوجہ لا ولد ہونے کے میرے ساتھ سلوک فرزندانہ کرتی ہے۔ ہرمیا
اگر تو منظور کرے تو وہاں ہماری شادی ہو سکتی ہے اور یونان کے سخت قانون کا وہاں
اثر نہیں پڑ سکتا۔ اگر تجھ کو مجھ سے محبت ہو تو کل رات کو اپنے باپ سے چھپکر نکل آ۔
اور جنگ میں شہر سے ایک کوس کے فاصلہ پر میں تیرا انتظار کرونگا۔ تجھ کو یاد ہو گا کہ ایک مرتبہ
چند سو م عبادت بجالانے کیلئے میں یہلین کے ساتھ تجھ سے جنگل میں ملا تھا میں وہی
وعدہ کی جگہ ہے۔

ہرمیا۔ اے لائسنڈر! میں کیونکہ سب سے زیادہ مضبوط کمان اور اُس کے سب سے زیادہ نفیس سنہرے تیر کی قسم کھاتی ہوں۔ میں ونیس کے کبوتروں کی عصمت اور بیگناہی کو شاہد بناتی ہوں۔ میں اسکو گواہ کرتی ہوں جو ردا ح میں تعلق کا باعث ہے اور عشق میں کامیابی عطا کرتا ہے۔ وہ تمام قول و قرار عہد و پیمان جو حیلہ و جوار و وفا پر مشتمل ہیں نے مجھ کو اور نا سمجھ عورتوں سے کئے ہیں۔ اور کچھ دنوں کے بعد بالقصد ایک ٹکٹ کیا اور جو بحیثیت مجموعی شمار میں ان تمام الفاظ سے زائد ہوں گے جو خلقت عالم سے لیکر اقسوت تک عورتوں کی زبان سے بھی نکلے ہوں میری طرف سے ضامن ہیں کہ کل جائے مقوم پر تم سے ضرور ملوں گی۔

لائسنڈر۔ اپنا وعدہ بھول نہ جانا۔ دیکھو ہیلن آتی ہے۔

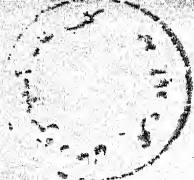
(ہیلن داخل ہوتی ہے)

ہرمیا۔ خوبصورت ہیلن خدا کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ کہاں جاتی ہو؟
ہیلن۔ تم مجھکو خوبصورت کہتی ہو۔ اس لفظ کو تبدیل کر دو۔ کیونکہ ڈیڑھ گیسٹس تھا اور احسن

قد و بانی عشق کے دیوتا کو کیونکہ کہتے تھے اسکا خیال تھا کہ کیونکہ ایک کسنانا بیٹا لڑکا سے جس کے ہاتھ میں دو تیر کمان انسان کے شکار کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور اسکی زبان پر ہر بات جن سے وہ اڑتا ہے۔

ونیس سے مراد جن کی دیوی ہے جسکا ہوائی تخت بود کیونکہ فریا فاختہ کے اڑتا تھا۔ اور یہ دو فرزند معصوم مانے جاتے تھے۔

سچے شایر شیکسپیر نے ہندوستان کا تریاچر تر نہیں سنا تھا۔ یا ان عورتوں سے معرفت لایح کی پاکدامن اور نرم سخن لڑکیاں مقصود ہیں۔



پسند کرتا ہے۔ اسے خوش قسمت حسین ہر مہیا تمہاری آنکھیں راہنما ستاروں کی طرح روشن ہیں اور تمہاری زبان کے شیریں الفاظ اُس کوئے کے نغمہ سے بھی زیادہ دلکش ہیں جو موسم بہار میں گلہ بانوں کو مست کر دیتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بعض اہل حق متعدی ہوتے ہیں۔ کاش حسن میں یہی صفت ہوتی اور تمہاری خوبصورتی کا ہمہ گیر اثر بڑھاتا۔ میرے آنکھ کان سب تمہارے سے ہو جاتے اور میری زبان میں تمہاری شیریں گفتاری اُتر آتی۔ اگر تمام دنیا میرے قبضہ میں ہوتی تو سوائے ڈیٹرس کو ہر چیز میں اس لئے قربان کر دیتی کہ تمہارے اوصاف مجھ میں آجائیں۔ تم مجھ کو بھی سکھادے۔ تم ڈیٹرس کی طرف کس نظر سے دیکھتی ہو۔ جو اُس کا دل بے قابو ہو کر تمہارا محکوم بن جاتا ہے۔ نہر میا میں اُسکے سامنے تیوریاں چڑھاتی ہوں اور غصہ ظاہر کرتی ہوں لیکن وہ لاش سے باز نہیں آتا۔

Checked

1987

ہیلن۔ کاش میرے مسکرانے میں وہ اثر ہوتا جو تمہارے میں ہے۔
 ہر مہیا۔ میں اسکو طعنہ دیتی ہوں۔ بڑا بھلا کہتی ہوں۔ لیکن وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔
 ہیلن۔ کاش میری التجا اور خوشامد سے وہ نتیجہ نکلتا جو تمہاری سخت زبانی سے حاصل ہے۔

سریا۔ جتنی زیادہ میں اسکی حقارت کرتی ہوں اتنا ہی زیادہ میرے پیچھے جاتا ہے۔

ہیلن۔ جتنی زیادہ میں اس سے محبت کرتی ہوں اتنا ہی زیادہ وہ مجھ سے نفرت

تاسے۔

کی غزل
لاٹ

میرا۔ اسکی بے وقوفی یاد یوانگی میں میرا کوئی تصور نہیں۔

میں۔ صرف تمہارے حسن کا تصور ہے۔ کاش یہ باعث تصور میری پاس ہوتا۔

میرا۔ تم خوش ہو۔ اب آئندہ سے ڈیڑس میری صورت نہ دیکھو گا کیونکہ میں لاسٹڈر
سے ساتھ یہاں سے بھاگی جاتی ہوں!

لاسٹڈر کو دیکھنے سے قبل جھکوا اس شہر میں جنت کا مزا آتا تھا۔ مگر میری خواہش

میں نہیں معلوم کیا وصف ہے کہ اُس نے بہشت کو میری نظریں دوزخ میں تبدیل کر دیا۔

لاسٹڈر۔ ہیلن تم سے ہم اپنا راز صاف صاف بیان کئے دیتے ہیں۔ کل رات کو

ہو وقت ماہتاب کا عکس پانی میں پڑ کر اپنا سمولی دل فریب اثر پیدا کرے گا جسوقت

عکس کی پیونہر شبنم کو قطرے موتیوں کی طرح چمکتے ہوں گے اور جسوقت عاشقوں کا

جاگنا چپ سکتا ہے ہم دونوں چپ کر نکل جائیں گے۔

میرا۔ جنگل میں لہجہاں اکثر ہم تم کو بصورت پھولوں کی کیاریوں پر لیٹ کر بچپن کے

دو دنیاؤں کا ہم بیان کرتے تھے، میں لاسٹڈر سے ملوں گی اور اسی وقت یہاں سے جھک

نئے شہروں نئے جلوں اور نئے دوستوں کی صحبت میں رہنے کے لئے سفر اختیار کر دوں گی

بیاد رہی ہیں۔ میں اب تم سے رخصت ہوتی ہوں۔ ہمارے حق میں دعا کے خیر کرنا۔

اور جھک بھی اپنے ڈیڑس کے ساتھ خدا کا مایاب کرے۔

میرا۔ لاسٹڈر۔ اپنے اقرار پر قائم رہنا۔ اب کل آدھی رات تک ہم دونوں غنائی

ہیں۔

کی غذائے روحی یعنی ملاقات باہمی سے محروم رہیں گے۔

لائسنڈر۔ میں اپنا وعدہ ضرور یاد رکھوں گا۔

(ہر میا جاتی ہے)

ہیلین۔ اب میں بھی تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ خدا کرے جس طرح تم ٹیٹرس عاشق ہو رہی ہو اسی طرح وہ تپہ رسیدا ہو جائے۔

(لائسنڈر جاتا ہے)

ہیلین۔ دنیا کی بھی عجیب حالت ہے کوئی خوش قسمت ہوتا ہے اور کوئی بد نصیب، تمام شہر میں ہر میا کا حق میرے برابر سمجھا جاتا ہے لیکن ڈیٹرس کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے وہ اس بات کو نہیں دیکھتا جو سوائے اسکے سب جانتے اور دیکھتے ہیں۔

جس طرح ہر میا پر عاشق ہونا اسکی غلطی ہے اسی طرح اس کے لئے دیوانہ ہونا میری بیوقوفی ہے۔

عشق کی بھی عجیب کیفیت ہے بہت سی بے حقیقت اور کم اصل چیزیں جسکی ایک سمجھا آدمی کی نظر میں کچھ وقت نہیں عشق کی بدولت بڑی قیمتی اور معزز ہو جاتی ہیں۔ بندہ عشق آنکھوں سے نہیں دیکھتا بلکہ حضرت دل کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہے اور اسی سبب سے کیو پڈ کو تصویر میں ہمیشہ نابینا بناتے ہیں۔ عاشق کو غور و فکر کرنے اور حقیقت کو دل دینے سے قبل آزما لینے کی بھی قابلیت نہیں ہوتی اور اسی سبب وہ محبت کو اظہار کے لئے اندھے کیو پڈ کے پر لگائے جاتے ہیں۔

کیونکہ کوڑا کا اس سبب سے فرض کیا ہے کہ اپنا معنوق انتخاب کرنے میں اکثر غلطی ہوتی ہے۔ جسطرح شریر لڑکے کھیل کود میں اکثر جھوٹی قمیص کھاتی ہیں اسی طرح عشق سیکڑیوں قول و قرار اور عہد و پیمان شکست کراتا ہے۔

دیکھو! ڈیسٹرس ہر مہیا کو دیکھنے سے قبل قسموں پر قسمیں کھاتا تھا کہ سولے میرے تمام دنیا میں کسی سے اسکو محبت نہیں ہے لیکن جب ان قسموں کی برفباری پر ہر مہیا کی گرمی کا اثر ہوا تو یہ برت کھل گئی اور تمام قول و قرار پانی ہو کر بہہ گئے۔ اب اسوقت میں جا کر ہر مہیا کے بھاگنے کا حال اُس سے بیان کروں گی۔ اور وہ کل یقیناً اُسکے تعاقب میں جائے گا۔ اگر میرے اس خبر دینے سے وہ خوش ہوا اور شکر گزاری ظاہر کرے تو میں سمجھوں کہ بڑی خوش نصیب ہوں۔ اگرچہ اپنے ہمسن دوست کا راز ظاہر کرنا میری طبیعت کے خلاف ہے لیکن اس حیلہ سے جنگل تک اُسکے ساتھ جانے اور واپس آنے کا موقع ملے گا۔ اور میرے لئے یہی باعث تسکین ہے۔

(جاتی ہے)

دوسرا سین

کوئٹس کا مکان

(کوئٹس۔ اسنگ۔ باٹم۔ فلیوٹ۔ اسناوٹ۔ اور ارٹھر ویلنگڈنڈ داخل ہوتے ہیں)

کوئٹس۔ کیا ہماری کمپنی کے سب لوجوان موجود ہیں۔

باٹم۔ بہتر ہے کہ سب کے نام پر نیچے کاغذ کے موافق بڑھ دو۔

(نوٹ) باٹم ہمیں اذکات غلطاً بولتا ہے۔ اور بڑے بڑے لفظ غلط استعمال کرتا ہے۔

کوئٹہ۔ یہ اکثر دوں کی فہرست ہے جسے بڑھکر تمام دار السلطنت میں ہماری بادشاہ اور ملکہ کے خشن کے روز تماشا کرنے والا کوئی نہیں۔

باٹم۔ مناسب ہے کہ پہلے خلاصہ تماشا پڑھو۔ اسکے بعد ایکٹروں کے نام لو۔
کوئٹہ۔ ہمارے تماشے کا یہ نام ہے۔

”ایک نہایت مضحک اور عجیب کھیل جس میں پریس اور تہیسی کی خطرناک و رقابت سے موت کا بیان ہے۔“

باٹم۔ یہ تا تک واقعی نفیس اور دلخراش ہوگا۔ اب ایکٹروں کے نام پڑھو اور اُن سے کہو کہ کثادہ ہو جائیں۔

کوئٹہ۔ جب میں نام بکاروں تم لوگ یکے بعد دیگرے بولتے جانا سیکھنا باٹم۔
نور بات۔

باٹم۔ احاضرا میرے لئے کیا پارٹ مقرر کیا ہے۔
کوئٹہ۔ تمکو پریس کا پارٹ کرنا ہوگا۔

باٹم۔ پریس کون ہے؟ مرد یا عورت؟ عاشق یا ظالم بادشاہ۔

کوئٹہ۔ ایک عاشق ہے جو بڑی بہادری سے اپنی جان دیتا ہے۔

باٹم۔ اگر میں نے اس پارٹ کو دل لگا کر کیا تو چند آنسوؤں کی ضرورت ہوگی۔ حاضرین سے کہہ دیا جائے کہ اپنی آنکھوں کا خیال رکھیں کیونکہ میں طوفان بلاگوں گا۔

اچھا سامعین پر زیادہ اثر ہوا تو سلی کردوں گا۔ بہتر تو یہ تھا کہ مجھکو کنگ ظالم

بادشاہ کا پارٹ دیا جانا۔ کیونکہ میں ظالم بننا بہت پسند کرتا ہوں۔ اگر میں ہر قل کا پارٹ کرنا یا کسی بلی کو قتل کرتا۔ تو لوگ ایسا محفوظ ہوتے کہ چوہے کی طرح چیخنے لگتے۔ میں بلی کو قتل کرتا (رکاک کر) چیخنے چٹان۔ ہو سکتے ڈھیلے۔ تو میں قتل۔

”قید خانہ کا“

”چانر کا چان۔ دن دن چمکے۔“ دیکھ سونٹا قسمت کا۔

یہ بہادرانہ کلام بادشاہ کے لئے مناسب ہے۔ عاشق کو رنج و الم ظاہر کرنا ہوتا ہے۔

اور در نام پڑھو۔

کوئٹس۔ فلیوٹ۔ دیو ہار

فلیوٹ۔ حاضر

کوئٹس۔ تھو تھسی کا پارٹ کرنا چاہئے۔

فلیوٹ۔ تھسی کون ہے؟ کوئی جہاں گردش۔ بہادر نوجوان نازک بدن سیم تن۔

کسن لیٹی۔

کوئٹس۔ یہ پریس کی مشوقہ ہے۔

فلیوٹ۔ ناصاحب! مجھے عورت کا پارٹ نہ دو۔ میرے دائرہ ہی نکل آئی ہے۔

کوئٹس۔ کیا معاف تھ ہے؟ تم منہ پر نقاب ڈال لینا اور نرم آواز سے بولنا۔

باتم میں بھی اپنا منہ چھپا کر تھسی بن سکتا ہوں میں ایک نہایت ہی خطرناک نازک

آواز سے بولوں گا اور آہستہ سے کہوں گا۔ پریس پریس کیا یہ پریس ہے؟ میں

تیری پیاری تھسبی ہوں

کوئینس۔ نہیں نہیں۔ تمکو اپنا ہی پارٹ کرنا چاہئے۔

باٹم۔ خیر تمہاری خوشی۔

کوئینس۔ اسٹارڈیلنگ۔ درزی۔

اسٹارڈیلنگ۔ حاضر۔

کوئینس۔ تمکو تھسبی کی ماں بننا چاہئے «اسناؤٹ۔ قلعی گر»

اسناؤٹ۔ حاضر!

کوئینس۔ تمکو پریس کا باپ ہونا چاہئے۔ اور میں تھسبی کا باپ بنوں گا «ہنگ

بڑھی تم شیر بنو بس تماشائیا رہے۔

اسنگ۔ اگر تمہارے پاس شیر کا پارٹ لکھنا ہو اسو وجود ہو تو جھکو ابھی سو دیدو کیونکہ

سیر حافظہ خراب ہے اور جھکو دیر میں یاد آتا ہے۔

کوئینس۔ شیر کا پارٹ تم اپنی طبیعت سے کر دینا۔ کیونکہ اس میں سولے چھٹنے کے پگھلے ہیں۔

باٹم۔ شیر کا پارٹ جھکو دو میں خوب کروں گا۔ ایسا جیخوں ایسا جیخوں کہ سب جائیں

اور بادشاہ کہنے لگے کیاں ذرا پھر چھ دو»

کوئینس۔ تم اس پارٹ کو اس سختی سے کرو گے کہ ملکہ اور تمام لیڈیاں ٹر جائیں گی۔

جو ہم سب لوگوں کے پھانسی پانے کے لئے کافی ہے۔

باٹم۔ بے شک۔ اگر لیڈیاں ٹر گئیں تو پھانسی دینے سے زیادہ عمدہ کوئی سزا دینے

پاس ہمارے لائق نہیں ہو سکتی۔ مگر میں اپنی آواز کو ایسا کر خست کروں گا کہ فاختہ یا بلبل کی طرح بولوں گا۔

کوئینس۔ بھکو پر عیس ہی بننا چاہئے کیونکہ برس ایک خوبصورت۔ خوش پوشاک۔ خوش وضع نفیس مزاج نوجوان ہے۔ اور تمہارے سوا یہ پارٹ کوئی نہیں کر سکتا۔ باٹم۔ اگر تم لوگ اصرار کرتے ہو تو میں ہی یہ پارٹ کر دوں گا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ میں ڈارمی کس رنگ کی استعمال کروں۔

کوئینس۔ جو تم کو پسند ہو۔

باٹم۔ خاک کی داڑھی۔ نارنجی داڑھی۔ کالی داڑھی۔ زرد داڑھی۔ لال داڑھی چھوٹی ڈارمی۔ بڑی ڈارمی۔ فرخ ڈارمی نیچی ڈارمی۔ جرسن داڑھی۔ چینی داڑھی۔ انگریزی ڈارمی۔ سنڈی ڈارمی۔ جڑھی داڑھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرض ہر طرح کی استعمال کر سکتا ہے۔ کوئینس۔ تم خود ہی انتخاب کرو۔ تمام استادوں سے اس وقت میری گزارش ہے کہ اپنے پارٹ کل سے قبل تیار کر لیں۔ اور جنگل میں شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر بھجوا دیں۔ تاکہ ہلوگ وہاں خفیہ طور پر اپنے پارٹ دہرائیں۔ میں اس عرصہ میں خلاصہ تماشا تیار کر کے ڈویک کے پاس روانہ کرتا ہوں۔

باٹم۔ ہم سب وہاں جمع ہوں گے اور نہایت بہادری اور سخاوت سے اپنا کام کریں گے۔ کوئینس۔ کل رات کو جنگل میں شاہ بلوط کے درخت کے نیچے ملاقات ہوگی۔ باٹم۔ رخصت۔

(سب جاتے ہیں)

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

دارالسلطنت کے قریب ایک جنگل میں

(ایک جانب سے ایک پری اور دوسری طرف سرپکٹ اُٹھتے ہیں)

پک۔ اے پری۔ تو اسوقت کہاں پھر رہی ہے۔

پری۔ پہاڑیوں۔ گھاٹیوں۔ جھاڑیوں۔ جنگلوں۔ باغوں۔ سینہ زاروں۔ طوفانوں

اور آتشکدوں میں چاند سے بھی زیادہ سرسبز السیر ہوں۔ اور ہر جگہ پھرتی رہتی ہوں

سیرے سپرد یہ خدمت ہے کہ ملکہ پرستان کے لئے سینہ زاروں پر شبنم کے قطروں کو

انگوٹھیاں تیار کروں۔ اسوقت قطرات شبنم کی تلاش میں جاتی ہوں تاکہ بعض رختوں

کے کانوں میں سونی لٹکا دوں کیونکہ ملکہ اپنے ہمراہیوں کے بہت جلد یہاں اور دہوگی

اب رخصت ہوتی ہوں

پک۔ آج بادشاہ کا بھی اسی جنگل میں عیش و عشرت کرنے کا قصد ہے اس لئے خبردار

اپنی ملکہ کو اس کے سامنے نہ آنے دینا کیونکہ اس خوبصورت شاہزادہ کے سبب جیکو وہ چاکر لائی گا

اور اپنا خادم بنا رکھے بادشاہ اس سے سخت ناراض ہے۔ ایسا خوبصورت یہ کیسا ہوا

لے گیا ہے کہ زمانہ تک یورپ میں عام خیال تھا کہ ریاں خوبصورت لڑکوں کو چرا لے جاتی ہیں اور ان کی نگہ بد صورت

دل کے خولہ پانی میں جو کچھ دھو میں مچاتے ہیں۔ یہ خیال تیس قدر فوں کے ساتھ ہندوستان میں بھی تھا اور اب بھی

میں آگ لکھتے ہیں کہ ایک بیماری ایسی ہو جو بچہ کو مٹا لے جاتی ہے اور دوسرا بچہ چھوڑ جاتی ہے جو خوشی

دریں سرچا ہے۔ دانتا اعلیٰ

مجھ کو کبھی نہیں لائی تھی اور حاسد آبرام چاہتا ہے کہ لڑکا اسکی فوج میں سردار بن کر رہے۔
 اور اسکے ساتھ جنگلوں اور بیابانوں کی خاک پھانکا کرے۔ لیکن ملکہ ادسکو با بجر اپنے پاس
 رکھے ہوئے اسکو بچوں کا زیور پہناتی ہے اور پیار کرتی ہے اسی سبب شہر یا جنگل۔
 باغ یا بیابان میں کسی صاف چشمہ کے کنارے یا دلفریب چاندنی رات میں جہاں کہیں
 بادشاہ اور ملکہ کا سامنا ہوتا ہے۔ باہم لڑائی ہونے لگتی ہے اور انکے ہمراہی پر زراخوت
 کے مارے چھوٹے پھوٹے پھولوں میں گھس کے چھپ رہے ہیں۔

پری۔ یا تو تیری صورت و شکل پہچانتے ہیں مجھ سے بالکل غلطی ہوئی ہے یا تو وہی شریر
 اور بدعاش جن ہے جسکا نام راہن گڈفیلو ہے۔ کیا تو وہ جن نہیں ہے جو دیہات کی
 کنواری لڑکیوں کو ڈرایا کرتا ہے؟ خوف دلانے کے لئے وہی تہتا ہے۔ چل بیٹا ہے
 رات کے وقت مسافروں کو گمراہ و پریشان کر کے انکی تکلیف پہناتا ہے؟ جو لوگ
 جھکو سردار جنات یا مہربان پک کہتے ہیں انپر تو عنایت کرتا ہے۔ اور انکے کام
 کر دیتا ہے۔

پاک۔ تو سچ کہتی ہے۔ میں وہی آوارہ گرد مسخراجن ہوں۔ میں ابران کو خوش کرنے
 اور ہنسائنے کے لئے گھوڑے کی آواز بنا کر اور اسکی بونگھا کر بڑے موٹے تازے گھوڑوں
 کو ست کر دیتا ہوں۔ بک بک کرنے والی بڑھی عورتوں کے پیالہ شراب میں سبب
 بن کر چپک جاتا ہوں اور جب وہ پیالہ اپنے منہ سے لگاتی ہیں تو اس زور سے کہ بک
 بڑتا ہوں کہ شراب اسکے کپڑوں پر گر جاتی ہے۔ جب کوئی بڑھی عورت کوئی نگین تھمتھ
 سے جھکی سبب کے ٹکڑے ہلا کر شراب کے ساتھ پینا اس زمانہ میں فیشن تھا۔

بیان کرتی ہوئی اور میرا دھڑک رہا تو فوراً تپائی بن جاتا ہوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دھوکے میں مجھے بٹھ جاتی ہے۔ جہاں وہ بیٹھی اور میں بٹھا۔ وہ گری اور تھکے پڑے۔ ایسے تماشوں میں بہت لطف آتا ہے۔ دیکھو بادشاہ آ رہا ہے اسکے لئے جگہ خالی کر دو۔ پرمی۔ اُدھر سے میری ملکہ بھی آ رہی ہے کاش بادشاہ اس وقت یہاں سے چلا جاتا۔ (ایک جانب سے آبران سے درباریوں کے داخل ہوتا ہے اور دوسری طرف سے بیٹیاں ہمراہیوں کے آتی ہے)

آبران۔ اے مفروضہ شب! ہاں میں تجھ سے ملکر میں خوش نہیں ہوا۔ بیٹیا! یہ کون؟ حاسد آبران ہے! اے پرلو یہاں سے بھاگ چلو میں نے قسم کھائی ہے کہ اُسکے ہمراہی اور صحبت سے پرہیز کروں گی۔

آبران۔ اے بد معاش! آوارہ گرد ٹھہر جا۔ کیا میں تیرا خوشبرادر مالک نہیں ہوں؟ بیٹیا! اُس حالت میں بھکوتیری بی بی بنتا چاہئے لیکن میں جانتی ہوں کہ تو اکثر پرستار سے چھپ کر نکل جاتا تھا اور شکل انسانی اختیار کر کے دیہات میں گلہ بانوں کی چھوٹی لڑکیوں سے عشق بازی کیا کرتا تھا اور اب بھی ہندوستان کے پُر فضا میدان چھوڑ کر تو اس وقت کیوں آیا ہے؟ صرف اس غرض سے کہ آوارہ اور بیغیرت ہوا ایسا تیری معفوۃ کی نہیں سے شادی ہونے والی ہے اور تو ان دونوں کے بستر کو برکت

دے دے۔ بریوں کے قدم گہر میں برکت آتی ہے اور شادی بیاہ کے موقع پر انکی موجودگی مبارک سمجھی جاتی ہے۔ اس قسم کے ریاضانی خیالات معلوم نہیں فیکسیٹنگ کس طرح پہنچے۔ ہم ہندو بن کر تو بہت پرستش تھے مگر اب معلوم ہوا کہ لوہ بھی اس کے معانی کے دھوڑے سے غفلت تھا

دینے اور عیش و آرام نصیب کرانے آیا ہے۔

ایران۔ بٹیا۔ تھکوپیا لیتا کے ساتھ میرے عشق کا ذکر کرتے شرم نہیں معلوم ہوتی۔ حالانکہ
نہیں کے ساتھ تیرے عشق و محبت کی داستان میں سن چکا ہوں اور تو بھی اس سے
آگاہ ہے میں جانتا ہوں کہ تو نے بعض نازک وقتوں میں اسکو بچایا ہے اور تھکویہ بھی خبر ہے
کہ تیرے ہی سبب سے اُس نے چند کمزوری اور خوبصورت لڑکیوں سے اپنے عہد و بیان
شکست کئے ہیں۔

بٹیا۔ تو نے رشک و حسد سے یہ چھوٹے قہقہے تصنیف کئے ہیں۔ موسم بہار کے آغاز
سے اس وقت تک کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ بھاڑوں۔ باغوں۔ جنگلوں۔ بہرہ زاروں
میں۔ یا چشموں دیاؤں۔ نہروں۔ سمندروں کے کنارے ہم نہ ناچنے لگنے کیلئے جج ہوئے
ہوں۔ اور تو نے اپنے بیہودہ شور و روش سے ہمارے ہر لمحہ میں خلل نہ ڈالا ہو۔
ہواؤں نے جب ہمارے گانے کی آواز نہ سنی تو موقع پا کر سمندر سے خواب گہرا
اُڑالائیں جس سے دریا اس قدر بڑھ گئے کہ سیلاب کا اندیشہ ہوا۔ بل محنت کرتے کرتے
تھک گئے۔ کسانوں کے پسینہ نکل آیا اور غلہ تیار نہوا۔ اگر سبز باغیاں پلید بھی ہو گئی پختہ
ہونے کی نوبت نہ آئی۔ کوئے اور گدھ بھیڑوں کا گوشت کھا کھا کر فریاد ہو گئے۔ تمام دنیا
کے لطف موقوف ہو گئے۔

چونکہ ہکو ناچنے کا موقع نہیں ملتا اس لئے سترہ پر قدم کے نشان بھی نہیں پڑے
اور انسان صبح اٹھ کر جب سترہ پریشان نہیں پاتے تو حیرت سے کہتے ہیں کہ اکی جاؤ گے

کھیل کیا ہوئے۔ اب کسی رات کو بچھن نہیں گائے جاتے اسی سبب چاند نے جو طوفان کا مالک ہے۔ ہوا کو ایسا نرم کر دیا کہ تمام عالم میں بیاریوں کی کثرت ہے۔ اب موسموں کا تغیر بھی ایسی بے انتظامی سے ہوتا ہے کہ موسم بہار میں پالا گرتا ہے اور موسم خزاں میں پھول کھلتے ہیں۔ موسم بہار۔ سرما۔ خزاں۔ گرما۔ سب اس طرح جلد جلد بدلے آتے ہیں کہ دنیا حیرت میں گرفتار ہے اور موسموں کی شناخت مشکل ہو گئی ہے۔

یہ بے انتظامی ہمارے باہمی فساد کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ ان سب باتوں کے ذمہ دار ہم ہی تھے۔

آبران تمکو اسکی اصلاح کرنا چاہیئے۔ یہ سراسر تمھارا تصور ہے۔ تم میری رائے کو خلاف کیوں چلتی ہو؟ میں صرف ایک بچہ مانگتا ہوں اور اُسکو عزت و اپنے ہمراہ رکھوں گا۔ بٹینا۔ غلطی جمع رکھو۔ تمام پرستان کے عوض بھی میں اس لڑکے کو نہ دوں گی۔ اس بچہ کی ماں نے میری بہت عبادت کی تھی۔ میں اس سے باتیں کرنے اور اُسکا دل خوش کرنے اکثر ہندوستان جاتی تھی جس زمانہ میں وہ حاملہ تھی اور یہ بچہ اُسکے رحم میں تھا وہ یہی دل بہلانے کے لئے طرح طرح کے نمائے کیا کرتی تھی مگر وہ فانی تھی اور قصائے الہی کی مرگئی۔ اب اُسکی یادگار میں میں اس بچہ کی پرورش کرتی ہوں اور ہرگز بُدا کر دوں گی آبران۔ اس جنگل میں تم کب تک قیام کر دو گی؟

بٹینا۔ شاید تھیسس کی شادی تک میں یہاں رہوں۔ اگر تم ہمارے ساتھ نکلے گائے میں شب بکرت بند کر دو اور شب ماہ میں ہمارے ابو و لعب کا تماشہ دیکھنا چاہتا ہوں۔

دردت مجھ سے الگ رہو اور میں کوئی اور جگہ تلاش کر لوں گی۔

آبران۔ بچہ جھکودیدو تو میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔

بٹینا۔ یہ بچہ تو تمام پرستان کے عوض بھی بندوں کی۔ پر یو! یہاں سے بھاگ چلو۔ کیونکہ اگر کچھ دیر بعد قیام ہوا تو گالی گلوچ تک نوبت پہنچے گی۔

(بٹینا مع ہراسیوں کے جاتی ہے۔)

آبران۔ جادو ہو مگر قبل اسکے کہ تو اس سبزہ زار سے باہر جائے میں تجھ کو اس بدستور بدسلوٹن گا۔

پنگ! ادھر آ۔ تجھ کو یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں سمندر کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔ اور ایک دریائی پری مجھ ملی میرا اس خوش الحانی سے نغمہ سرائی کر رہی تھی کہ سمندر کی خطرناک موجیں اسکی نازک آواز سنکر خاموش ہو گئی تھیں۔ اور بعض ستارے اسکا گانا سننے کے لئے اپنے آسمانی مروج چھوڑ کر زمین پر آگئے تھے۔

پنگ۔ مجھے یاد ہے

آبران۔ اسی وقت میں نے ایک سیر دیگی جو تیری نظروں سے نہاں تھی میں نے دیکھا کہ کوپو چاند اور زمین کے درمیان سلخ اڑ رہا ہے۔ اور ایک خوبصورت عورت

علا کوئین المیہ تہہ لکہ انگلستان کی طرف اشارہ ہے جس نے تمام عمر شادی نہیں کی کہتے ہیں کہ یہ کوئی نوجوانوں پر عاشق ہوئی اور ہر مرتبہ یقین ہوتا تھا کہ ابکی ضرورت شادی کو ملے گی۔ لیکن وہ ہر بار بچہ جی۔ اس کا قول تھا کہ شادی کے بعد مجھ کو اپنے شوہر کی اطاعت کرنا پڑے گی اور بادشاہ کو حکم دے دینا چاہئے۔

کی طرف جو مغرب میں فرما رہا ہے۔ اپنا نشانہ لگا رہا جو اس نے ایسی جہتی اور جالا کی
کے ساتھ اپنی کمان سے عشق کا تیر چھوڑا کہ یہ ہزاروں دلوں کا خون کرنے کیلئے کافی
تھا۔ لیکن اتفاق سے قیہ چاند کی شریف اور باعصمت شاعر سے ملکر کھا کر ٹھنڈا ہو گیا۔
اور وہ کنواری ملکہ اپنی تمام عمر پاکبازی اور آزادی میں بسر کر گئی۔

میں نے اس وقت بغور دیکھ لیا تھا کہ یہ تیر ایک چھوٹا بھول ریگرا جب کارنگ پہلے
سفید تھا اور اب زخم عشق سے گلابی ہو گیا۔ لڑکیاں اس پھول کو کالہلی کا عشق
(مذہبیت) کہتی ہیں۔ ایک بار یہ پودھا میں نے تھکاو بھی دکھایا تھا۔ اس پھول میں تاثیر ہے کہ
اگر سوتے ہوئے آدمی کی آنکھ میں اسکا عرق ڈال دیا جائے تو بیدار ہونے کے بعد جس چیز پر
اسکی نظر پہلے پڑے گی وہ اسکے عشق میں دیوانہ ہو جائے گا۔ تو اس وقت وہ پھول توڑا۔
اور بہت جلد واپس آ۔

پک میں چالیس منٹ میں تمام دنیا کا چکر لگا سکتا ہوں۔
(پک جاتا ہے)

آبران۔ اس پھول کو لیکر میں بیٹا کو تلاش کروں گا اور جو وقت وہ سوتی ہوئی ملے گی۔ اس
عرصے کے چند قطرے اسکی آنکھ میں پکا دوں گا۔ جگنے کے بعد جس چیز پر اسکی نظر پہلے پڑے گی
خواہ وہ شیر ہو یا ریچھ۔ بھیڑیا یا سانپ۔ شریر بندر یا معصی لنگور۔ وہ اسکے عشق میں دیوانہ
ہو جائے گی۔ جب وہ تبدیل کیا ہوا بچہ بچھو لجانے کا اس سحر کو بدود سحر بھول کے
دھمکے دوں گا۔ آپا۔ یہ کون آیا ہے؟ مجھ کو تو کوئی دیکھ نہیں سکتا ہے۔ ذرا لڑکی بائیں منہ

(ڈیٹرس داخل ہوتا ہے اور ہیلن اُسکے پیچھے آتی ہے)

ڈیٹرس۔ میں تجھ سے محبت نہیں کرتا ہوں۔ تو میرے ساتھ نہ آ۔ بتالا سنڈرادو خوبصورت
برسیا کہاں ہیں؟ ایک کو میں قتل کروں گا اور دوسری مجھے قتل کرتی ہے۔ تو نے کہا تھا
کہ وہ دونوں چھپ کر اس جنگل میں آئے ہیں۔ میں دیوانہ دارانگی تلاش میں یہاں گھوم رہا ہوں
اور وہ کہیں نظر نہیں آتے۔ تو یہاں سے دور ہو اور میرا تعاقب نہ کر۔

ہیلن۔ ڈیٹرس۔ تیرا دل متناطیس کی طرح سخت ہے اور تو مجھ کو کھینچتا ہے۔ عجب ہے
کہ میرا دل اگرچہ فولاد کی طرح کھرا ہے لیکن متناطیس سے اصل نہیں ہو جاتا۔ تو اپنی قوت
کہربانی چھوڑ دے اور میں تیرا تعاقب نہ کر سکوں گی

ڈیٹرس۔ کیا میں تجھ کو بھگانا ہوں؟ یا کبھی عشق و محبت کی باتیں کرتا ہوں؟ بلکہ میں نے
توصاف صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ مجھ کو نہ تجھ سے محبت ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔

ہیلن۔ تاہم میں تجھ سے محبت کرتی ہوں۔ میں تجھ سے صرف اسی سلوک کی خواہش رکھتی
ہوں جو تو اپنے کتے سے کرتا ہے۔ جتنا زیادہ تو مجھ کو گھر کے گائے ہی زیادہ میں محبت
کروں گی۔ مجھ سے نفرت کر۔ مجھے ارے چھوڑ دے خبر نہ لے جو چاہے کہ صرف یہ اجازت
دے کہ میں تیرے ساتھ ساتھ پھر دوں۔ اب اس سے کم کیا ہو سکتا ہے۔ کتے کی طرح
ساتھ دیکھنے میں تیرا کچھ نقصان نہیں اور میں اسی کو عزت سمجھتی ہوں۔

ڈیٹرس۔ میرے دل کی نفرت کو تو جوش نہ دلا۔ میں جس وقت تجھ کو دیکھتا ہوں میری
دل پر چوٹ لگتی ہے۔

ہیلین۔ جس وقت میں تجھ کو نہیں دیکھتی میری بھی یہی حالت ہوتی ہے۔

ڈیٹر۔ اگر یہ مشہور ہو گیا کہ تو شہر چھوڑ کر ایک ایسے شخص کے ساتھ رات کو نکلی ہے جو تجھ سے محبت نہیں کرتا۔ اور سنان بیابان میں اُسکے ساتھ دوشیزگی کا قیمتی خزانہ ہمراہ لئے پھر رہی ہے تو لوگ تیری عصمت اور حیا پر طعنہ زنی کریں گے

ہیلین۔ مجھ کو تیری پاکبازی اور نیک طینتی پر بہت اعتماد ہے۔ علاوہ اُسکے میں قیوت خیراچہرہ دیکھتی ہوں تو وہ آفتاب کی طرح روشن نظر آتا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ رات نہیں ہے۔ تمام دنیا میں میں صرف تمہیں کو انسان سمجھتی ہوں اس لئے جنگل میں میرے نزدیک تمام دنیا موجود ہے۔ جب تمام عالم اس وقت میرے حرکات کا گواہ ہے تو مجھ پر تنہا پھرنے کا الزام کیونکر لگایا جاسکتا ہے

ڈیٹر۔ میں اب جاگ کر کسی جھاڑی میں چھپ رہا ہوں گا اور تجھ کو جنگلی جانوروں کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔

ہیلین۔ کسی خوفناک درندہ کا ایسا سخت دل نہ ہو گا جیسا تیرا ہے مجھ بھاگنے کا بھیا اختیار ہے۔ لیکن دنیا میں ایک پُرانی مثل تھی وہ اُلٹ جائیگی۔ لوگ کہتے تھے کہ اپالو ڈیفینی کے پیچھے دوڑا۔ مگر اب کہیں گے کہ اپالو بھاگتا ہے اور ڈیفینی اس کا تعاقب کرتی ہے۔ یا ایک

عظیم یونانی آیا کو ریل لودر سے بھرتے تھے۔ اور بعض کنالوں میں اسکو "سورج" کا دیوتا بھی لکھا ہے۔ اس کے افق رات کو بھی کراہتیں۔ اور اس کے عشق و محبت کی داستانیں ہمارے راجہ اندری بہت مشابہ ہیں۔

یہ ڈیفینی ایک دیوتا کی لڑکی تھی۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اپالو اس کے پیچھے دوڑا تھا اور جب اس نے کوئی صورت نظر نہ کی تو اپنے حق میں بددعا کی جس سے وہ فوراً درخت بن گئی۔

کمزور ہر فی چیتے کو پکارتے دوڑتی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ جس وقت کوئی طاقتور بھاگتا ہو اور کمزور تعاقب کرنا چاہے تو محض فتنوں ہے۔

ڈیٹرٹس۔ میں تیری کشیں سننا نہیں چاہتا۔ جھک جانا دے۔ اور اگر میرا بچپانہ چھوڑ گئی تو سمجھ لے کہ اس جنگل میں جھک کو کوئی صدمہ پہنچا دوں گا۔

ہیلین۔ اس جنگل میں کیا موقوف ہے تو مندر میں۔ شہر میں۔ باغ میں۔ بازار میں۔ ہر جگہ میل مل جھکاتا ہے۔ اے ڈیٹرٹس تیرے یہ ظالم حرف میرے لئے نہیں بلکہ تمام جنسِ نسا کے لئے سخت توہین ہیں۔ ہم لوگ عشق و محبت کے لئے مردوں کی طرح لڑا نہیں سکتے۔ ہم اس لئے بنائے گئے ہیں کہ لوگ ہمو را ضی کریں نہ کہ ہم مردوں کی اُلٹی خوشامد کریں۔ پھر۔

(ڈیٹرٹس جاتا ہے)

تو مجھ سے بہا گتا ہے گریں تیرا بچپا کروں گی کیونکہ یہ سختیاں ہی میرے لئے باعثِ لطفت ہیں اور اگر تو جھک اپنے ہاتھ سے قتل بھی کر ڈالے تو میں اس کو اپنے حق میں بہشت کی نعمتوں کے برابر سمجھوں گی۔

(ہیلین جاتی ہے)

ابراہم۔ اے خوبصورت عورت خدا تجھ پر رحم کرے۔ تو نے حق و فائزیت ثابت قدمی سے ادا کیا اور اب میں ایسی ٹایا پلٹ گئے دیتا ہوں کہ اس سبزہ زار کے باہر نکلنے سے قبل ہی وہ تیرے عشق میں گرفتار ہو گا اور تو اس سے بھاگتی پھر گی۔

(بکے دوبارہ داخل ہوتا ہے)

لے رات کے گشت کرنے والے تو واپس آگیا۔ پھول بھی لایا یا نہیں؟

پاک: جی ہاں یہ حاضر ہے۔

آبران: یہ پھول جھکو دے۔ مجھ کو معلوم ہے کہ نہر کے کنارے جہاں جنگلی مندری کے پھول کھلے ہیں۔ اوتھر ہم کے خوشبودار اور خوبصورت پھول ایک جگہ جمع ہو کر فحش قالین کا اٹل دیتے ہیں۔ سہرے سہرے سبزے کا تخت ہے اور گل نازبان صدر پر اپنا روپ دکھا رہا ہے۔ ایک تہایت نفیس در دلکش چھٹا سا شامیانہ کھینچا ہے جس کے نیچے ٹینا پھولوں کی خوشبو سے مست ہو کر کبھی کبھی سو جاتی ہے۔ اور اس جگہ سانپ اپنی کپیل ڈال دیتے ہیں جو ہماری پروں کے لباس کے کام آتی ہے۔ اب میں وہیں جا چکا ہوں اور اس پھول کا عسرن اُنکی آنکھوں پر پکاوں گا۔۔

تھوڑا سا عرق تو بھی لے اور اس جنگل میں تلاش کر۔ جھکویونان کی ایک خوبصورت عورت لنگی جو ایک قابل نفرت جوان پر عاشق ہے۔ اس نوجوان کی آنکھوں میں غیرت ٹپکا دینا۔ اس نوجوان کو تو لباس سے پہچان لے گا۔ مگر یہ کام ایسے وقت کرنا جب وہ حرام نصیب لو کی اُسکے پاس ہوتا کہ بیدار ہونے کے بعد پہلے اُسی پر نظر پڑے۔

پاک: آپ اندیشہ نہ کریں۔ میں یہ کام نہایت ہوشیاری سے کروں گا۔

(دونوں جاتے ہیں)

ہے۔ روح ایک ہے۔ اور ہم دونوں باہم رشتہ اُلفت و محبت سے جکڑے ہوئے ہیں۔ تو ہادی خواہ گاہ بھی ایک ہونا چاہئے۔

ہرمیا وہ نہیں۔ میرے پیارے لائسنڈر نہیں۔ تم زیادہ اصرار نہ کرو۔ میری خاطر اس قدر قریب نہ لیٹو۔ ذرا دور ہٹ کر

لائسنڈر۔ کسی بُرے خیال کو تم اپنے دل میں جگہ نہ دو کیونکہ تمہاری عصمت کا خیال جبکہ تم سے زیادہ ہے۔ گو عاشق معشوق کے راز دنیا ز کوئی نامہرم نہیں سمجھ سکتا لیکن دراصل ان دونوں میں کبھی باہم اختلاف نہیں ہوتا۔ جب دونوں کے دل ملے ہوئے ہیں تو گویا کہ ایک ہی دل ہے جب دونوں کا قلب ایک دوسرے سے تعلق رکھتا ہے تو گویا ایک ہی ہے۔ مغرض یہ دونوں بالکل ایکٹ ہوتے ہیں اور کوئی فرق باہم نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں جگر کے حصے جدا کرنا اور عاشق کو اپنے پاس سونے نہ دینا کسی طرح مناسب نہیں۔ ہرمیا۔ پیاری ہرمیا! میں اس دعوے کے ثبوت میں ہرگز دروغ گوئی نہیں کرتا ہوں۔

ہرمیا۔ لائسنڈر! تیری باتیں بڑی دلفریب ہیں۔ میرا یہ منشا ہرگز نہ تھا کہ تم غلط بیانی کر دو۔ لیکن میں التجا کرتی ہوں کہ براہ مہربانی تم الگ ہٹ کے لیٹو۔ دنیا کے لوگ عاشق و معشوق کے نکات سمجھ نہیں سکتے۔ ایک کنواری لڑکی کا کسی نوجوان کے پاس لیٹنا عیب خیال کرتے ہیں۔ اور اب میں دعا کرتی ہوں کہ تیری رات آرام سے بسر ہو اور تمام عمر عشق کا لہر لائسنڈر! اس دعا کے واسطے میں بھی آمین کہتا ہوں۔ اور اس قدر زیادہ کہتا ہوں کہ جب ہر عشق کم ہر میری عمر ختم ہو جائے۔ خدا کرے کہ وہ تمام آرام خواب میں نصیب ہو سکتا ہے

مختارے حصہ میں رہے۔

ہرمیا۔ میں کہتی ہوں کہ اس آخری دعا کا نصف حصہ اس شخص کو ملے جس نے یہ دعا مانگی۔
(دونوں الگ الگ گسے تھیں)

(پک داخل ہوتا ہے)

پک۔ میں تمام جگہ میں پھرا لیکن اس یونانی جوان کا پتہ نہ چلا۔ جسکی آنکھوں میں عرق
— ڈالنے کا مجھ کو حکم ہوا تھا۔ آج کی رات کیسی بھیاںک ہے! اس وقت ہر طرف سناٹا ہے۔
آہا۔ یہ کون پڑا ہے؟ یونانی لباس پہنے ہے۔ یہی تو وہ شخص نہیں ہے جو اس سین لڑکی
سے نفرت کرتا ہے؟ ہائے۔ یہ غریب لڑکی ادھر الگ پڑی ہوئی ہے۔ اس کے قریب اس
اندیشہ سے نہیں جاتی کہ شاید اپنے پاس سے ہٹا دے۔ اور ذلت نصیب ہو میں ابھی
اسکی آنکھوں پر سحر کئے دیتا ہوں اور اس عرق کی تاثیر سے حکم کرتا ہوں کہ جو وقت یہ بیدار ہو
پھر غلبہ عشق سے اسکی آنکھوں میں نمینہ نہ سمائے اور یہ بھی حکم کرتا ہوں کہ یہ میرے پڑ جانے
کے بعد جگے کیونکہ مجھ کو آبران کے پاس فوراً حاضر ہونا ہے۔

پک جاتا ہے۔ ڈیٹرٹس داخل ہوتا ہے۔ اور ہیلن اس کے پیچھے آتی ہے۔

ہیلن۔ ڈیٹرٹس ذرا ٹھہر جا کہ میں تیرے برابر آ جاؤں پھر تجھے اختیار ہے چاہے مجھے قتل کرنا
ڈیٹرٹس۔ میں حکم کرتا ہوں کہ تو یہاں سے علی جا اور میرا تعاقب نہ کر۔

ہیلن۔ کیا تو مجھ کو اندھیری رات میں تنہا چھوڑ دے گا؟

ڈیٹرٹس۔ تجھے ٹھہرنے یا جانے کا اختیار ہے میں جاتا ہوں۔
(ڈیٹرٹس جاتا ہے)

ہیلین۔ اس فضول دور و صوب میں میری سانس پھول گئی جتنی زیادہ میں اسکی خوشامد کرتی
ہوں اتنی ہی میری وقت گھٹتی ہے۔ معلوم نہیں اسوقت ہر سیا کہاں ہے؟ اسکی آنکھوں
میں بلا کی کشش ہے؟ اور اسکا حسن نہایت دلفریب ہے۔ اسکی آنکھوں میں ایسی روشنی
کہاں سے آگئی؟ یہ نکمیں آنسوؤں کی وجہ سے تو ہونہیں سکتی کیونکہ رونے کا اتفاق تو مجھ کو بھی
زیادہ ہوتا ہے۔ نہیں۔ ایک آنکھوں سے کیا ہوتا ہے میں بد صورت ہی ایسی واقع ہوئی ہوں
کہ جنگل درندے بھی میرے قریب نہیں آتے اور مجھ سے دوہجھا گئے ہیں۔

جب جانور تک میرے پاس آتے ڈرتے ہیں تو کیا تعجب ہے کہ ڈیڑھ سال انسان
ہو کر میری صورت سے متفر ہو۔ یہ بڑی بیوقوفی تھی کہ میں نے ان دیشیٹے کے ٹکڑوں کا ہریا
کی دلفریب آنکھوں سے مقابلہ کیا۔ مگر یہ کون ہے؟ لائسنڈرا زین پر پڑا ہے ایہ زندہ ہی یا مر گیا
کہیں خون یا زخم کا نشان تو معلوم نہیں ہوتا ہے۔ لائسنڈرا اگر تم زندہ ہو تو اٹھو۔

لائسنڈرا۔ جاگ کر اے خوبصورت ہیلین میں تیرے لئے آگ میں پھانسیکی تیار ہوں
تو قدرت کی صناعتی کا نمونہ ہے۔ تیرے صاف اور شفاف سینے سے تیرے دل کا اندازنی
حالات نمایاں ہیں۔ ڈیڑھ سال کہاں ہے؟ بہتر تھا کہ میری تلوار اس پہل نام کوڈنیا سے
ناچید کر دیتی۔

ہیلین۔ نکو ایسے الفاظ زبان سے نکالنا مناسب نہیں۔ اگر وہ تمہاری ہریا سے محبت کرتا ہے
تو تمہارا کیا نقصان ہے۔ ہریا تم سے محبت کرتی ہے اور تمہارے لئے یہی کافی ہے۔

لائسنڈرا۔ کیا ہریا میرے لئے کافی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ مجھ کو اس غریب وقت کو رائیگاں

ہونے کا رنج ہے جو اسکی محبت میں بسر ہوا۔ کون شخص ہر جو بجائے بد صورت اور بد شکل
جانور کے حسین اور نیک فال چڑیا یا لاپند نہ کرے گا۔ انسان ہر بات پر عقل کو موافق
کرنا ہو اور دوسری عقل کہتی ہے کہ تم ہر مایہ ابھی ہو جو بھل دنیا میں پیدا ہوتا ہے اپنے مقررہ
موسم سے قبل نہیں پکتا۔ اسی طرح میں بھی بسبب کم سنی کے ہنود عشق میں بچتے نہیں تھا۔
اور اب چونکہ میں صاحب ہوش و حواس ہوا ہوں اسلئے جد ہر عقل ہدایت کرتی ہے اور دھر
جاتا ہوں۔ اور وہ مجھ کو کٹاں کٹاں تیری آنکھوں تک لائی ہے جہاں میں نے محبت
کی قیمتی کتاب عشق کا سبق بڑھا ہے۔

ہیلین اے میرے خدا کیا میں دنیا میں اسی لئے پیدا کی گئی تھی کہ کبیرس و ناکس مجھ کو
ملاست کرے۔ لائسنڈر تجھ کو میرے ساتھ ایسا مذاق ہرگز مناسب نہ تھا کیا میرے لئے
یہ سزا کافی نہ تھی کہ وہ شخص جسکے عشق میں میں از خود رفته ہوں۔ کبھی مجھ سے ہنسکے بھی بات
نہیں کرتا۔ اور تو بجائے اظہار ہمدردی کے مجھ کو بنانا ہے۔ تیرا یہ جھارت آمیز برتاؤ قابل
نفیر ہے۔ اور اب مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے تیرے پہچانے میں غلطی کی میں نے تمہیں
نیک بخت اور شریف مزاج سمجھا تھا۔ بڑی عبرت کی بات ہے کہ جس عورت کی محبت سے
ایک مرد نے انکار کیا ہوا اسکو سب برا سمجھنے لگیں۔

(ہیلین جاتی ہے)

لائسنڈر اس نے ہرمیا کو نہیں دیکھا بہتر ہے ہرمیا۔ تو اسی جگہ سوئی رہے اور خطاب
مجھ کو لائسنڈر کے پاس نہ لائے۔ جس طرح کہ زیادہ شیرینی معدہ میں بھید فساد پیدا کرتی ہے

یا جیسے کہ باطل اعتقادات بعد زوال اُس شخص کی نظر میں سب سے زیادہ قابل نفرت
ہوتے ہیں جو پہلے انکا معتقد تھا۔ اسی طرح اب معلوم ہوا کہ تو نفرت کے قابل ہے۔
اور سب سے زیادہ تیری حقارت کرنے والا میں ہوں۔ اے میرے جسم کی طاقتوں
تم اپنا عشق اور اپنی تمام قوت میلن کے راضی کرنے میں صرف کرو۔

(لائسنڈر جاتا ہے)

ہرمیا۔ (جگ کر) لائسنڈر مجھکو بچا۔ لائسنڈر میری مدد کر۔ ذرا اس سانپ کو میرے
سینے سے ہٹا دے اے، کچھ نہیں۔ یہ تو خواب تھا۔ لائسنڈر دیکھ تو میں کیسے کانپ
رہی ہوں۔ میں نے ابھی خواب میں دیکھا کہ ایک سانپ میرا جگر کھا رہا ہے اور تم بیٹھے
جنس رہے ہو۔ لائسنڈر! لائسنڈر! تم کہاں غائب ہو گئے؟ کیا میری آواز بھی
تمہارے کانوں تک نہیں پہنچتی؟ مجھکو جنگل میں اکیلا چھوڑ کر تم چلے گئے۔ لائسنڈر
خیر کرنا! میرے لائسنڈر پر کوئی مصیبت نہ پڑی ہو۔ اُفوا! میری آنکھوں کو نیچے
اندھیرا لگایا۔ میرا سر جکڑ کھاتا ہے۔ مجھکو غش آتا ہے۔ مگر کچھ ہی ہوا سوقت یا تو لائسنڈر
کو تلاش کرونگی یا اپنی جان دوں گی۔

(ہرمیا جاتی ہے)

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

دوسرا جنگل۔ بٹیا سو رہی ہے

کوئٹہ۔ اسنگ۔ باٹم۔ فلیوٹ۔ ہناوٹ۔ اور اشاروینگٹاغل بھتمیں

باٹم۔ کیا سب جمع ہو گئے؟

کوئٹہ۔ سب موجود ہیں اور یہ جگہ بھی نہایت مناسب ہے۔ اس سبز تختہ کو ہم اپنا
ایلیج بنائیں گے اور یہ جھاڑی ہمارے کپڑے بدلنے کی جگہ ہوگی۔ اور اسوقت ہم پورا
تاشا بالکل اسی طرح کر چکے ہیں ڈیوک کے سامنے کرنا ہے۔

باٹم۔ پیئر کوئٹہ!

کوئٹہ۔ کیا کہتے ہو؟

باٹم۔ پریس اور تھبسی کے نیک انجام تاشہ میں چند باتیں ایسی ہیں جنکو سنا پسند
کرینگے۔ اول تو یہ کہ پریس تلوار سے خودکشی کرتا ہے اور تلوار کا نکالنا لیڈیاں برداشت
نہ کر سکیں گی۔

اسناوٹ۔ یہ پریس خطرناک بات ہے۔

اسٹاروینگٹاغل میری رائے ہے کہ کل تاشہ کرنے کے بعد ہم قتل کا پارٹ چھوڑ دیں

باٹم۔ نہیں میں نے سوچا ہے کہ ایک تمہید لکھی جائے اور اس میں بیان کر دیا جائے کہ
ہم لوگ تلواروں سے کوئی صدرہ نہیں پہنچائیں گے۔ اور پریس فی الحقیقت مر نہیں
جائے گا۔ بلکہ مزید اطمینان کے لئے یہ بھی لکھ دیا جائے کہ میں دراصل پریس نہیں ہوں۔
بلکہ باٹم ذربانت ہوں۔ اس سے انکا خوف جاتا رہے گا۔

کوئٹہ۔ بہتر ہے۔ اسی طرح کی تمہید لکھی جائے گی۔

اسناؤٹ کیا لیڈیاں شیر سے نہ ڈریں گی۔

اسٹارڈیلنگ بے بدیشک مجھے یقین ہے کہ ضرور ڈریں گی۔

باٹم۔ اُستادو! خوب غور کرو۔ خدا محفوظ رکھے شیر کو لیڈیوں کے سامنے لانا بڑی خوفناک بات ہے۔ کیونکہ کوئی جنگلی پرند زندہ شیر سے زیادہ ملامت نہیں ہوتا۔ اور ہکو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

اسناؤٹ۔ دوسری تہدید یہ بیان کرے کہ شیر اصلی جنگلی شیر نہیں ہے۔

باٹم۔ بلکہ اسکا نام بھی ظاہر کر دو۔ اور ایک طر شیر کی کھال اس طرح پہنے کہ نصف چہرہ کھلا رہے اور وہ خود ہی کہدے کہ لیڈیو! یا نہ خوبصورت لیڈیو! میں چاہتا ہوں، یا التماس کرتا ہوں، یا میں التجا کرتا ہوں، کہ تم خوف نہ کرو اور نہ ڈرو میں اپنی جان تم پر نشانہ کر لیتا رہوں، میں ہرگز شیر نہیں ہوں۔ میں بھی انسان ہوں جیسے اور ڈرتے ہیں، اس موقع پر وہ اپنا نام ظاہر کر دے اور کہدے کہ میں اسنگ بڑھئی ہوں۔

کوئٹیس۔ بہتر ہے۔ ایسا ہی ہوگا۔ لیکن دو باتیں اور شکل ہیں۔ اولاً گرے میں چاندنی کس طرح پیو پئے گی نہ کہ پریس اور تھبسی چاند کی روشنی میں باہم ملاقات کیا کرتے تھے۔ اسناؤٹ۔ کیا ہائے تافٹے کی رات کو چاندنی ہوگی۔

باٹم۔ جتنی جتنی دیکھو اور فوراً معلوم ہو جائے گا کہ چاندنی اُسنات کو کھلگی یا نہیں۔ کوئٹیس۔ میں جانتا ہوں کہ اُس رات کو چاندنی ہوگی۔

باٹم۔ اگر چاندنی ہو تو تاشا گاہ کا ایک روشن دان کھلا رکھا جائے تاکہ چاندنی وہاں پہنچ جائے

کوئینس۔ یا یہ کہ وہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں کانٹوں کی جھاڑو دلا لیں لیکر آئے اور
کہے کہ وہ چاندنی ہے
سب۔ یہ بہت ٹھیک ہے۔

کوئینس۔ دوسرا مرحلہ طلب یہ ہے کہ اس کمرہ میں دیوار کیسے پہنچے کیونکہ پریس
اور تھبسی دیوار کے سوراخ سے باتیں کیا کرتے تھے۔
اسناؤٹ۔ دیوار تو کسی طرح نہیں پہنچ سکتی۔

باٹم۔ کوئی شخص تھوڑا سا پلاسٹر اور چونا وغیرہ لیکر دیوار بن جائے اور اپنی انگلیاں اس طرح
پھیلائے کہ سوراخ بن جائے اور اس سوراخ سے عاشق معشوق باتیں کر لیں۔

کوئینس۔ خیر یہ طے ہو گیا۔ اب ہم سب لوگ اپنے اپنے پارٹ دھالیں پریس تم شروع
کرداد جب تمہارا کلام ختم ہو تو اس جھاڑی میں چلے جانا اور اسی طرح ہر شخص اپنے
اپنے مقررہ نشان پر پہنچ کر اس جھاڑی میں گھس جایا کرے گا۔

(پک۔ داخل ہوتا ہے)

پک۔ یہ کون یہودہ گنوا ملک پرستان کی خواجگاہ کے قریب شور غل کر رہے ہیں
اٹا ہاتھ ہو رہا ہے۔ میں اسکی سیر دیکھوں گا۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو ایکسٹری بن جاؤں گا۔
کوئینس۔ پریس شروع کرو۔ تھبسی! تم کھڑی ہو جاؤ۔

باٹم۔ خوبصورت تھبسی جس طرح بولتا پھول
کوئینس۔ خوشبودار! خوشبودار!!

باٹم جس طرح خوشبودار پھول و لہریہ ہوتے ہیں ویسے ہی تیری سانس ہے۔ اسوقت جھکو
کچھ کھٹکا معلوم ہوتا ہے۔ ذرا ٹھہر جائیں بھی واپس آتا ہوں۔

(باٹم جاتا ہے)

پک۔ ایسا عجیب غریب اکیڑ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

(پک جاتا ہے)

فلیوٹ۔ کیا اب میں شروع کر دوں

کوئیس۔ بیشک سمجھ لو کہ وہ اسوقت آدلا کا حال دریافت کرنے گیا ہر اور تھوڑی دیر میں
واپس آجائیگا۔

فلیوٹ۔ اسے میرے عزیز پریس۔ تیرا رنگ یا سمن سے زیادہ مفید ہے اور تیرے خراج
گلاب کی طرح لال ہیں۔ تیرے حسن و جوانی کی کوئی مثال نہیں ہو سکتی اور تو گھوڑے کی طرح
اصیل ہے۔ میں تجھ سے کل قبرستان کے پاس ملوں گی۔

کوئیس۔ بس۔ بس۔ تم سب ایک دم سے کہے جاتے ہو۔ یہ تو تمکو پریس کی جواب میں کہنا
پاہئے۔ ابھی یہیں تک کہو کہ ”اصیل ہے“ پریس اور تمہارا مقررہ نشان آگیا
فلیوٹ۔ ”اور تو گھوڑے کی طرح اصیل ہے“

(پک دوبارہ داخل ہوتا ہے اور باٹم گدھے کا سر لگائے ہوئے اسکے ساتھ ہوتا ہے)

باٹم۔ تم میرے حسن کی تعریف فضول کرتی ہو کیونکہ میں تو تمہارا غلام ہوں۔
کوئیس۔ ہائیں! یہ کیا خوف! خطرہ! ڈر! بھوت جن! اٹھو! اٹھو! اٹھو!

(سب بھاگتے ہیں)

باٹم۔ یہ سب کیوں بھاگتے ہیں؟ یہ انکی بد معاشی ہے، مجھ کو خوف دلانا چاہتے ہیں۔

(اسناؤٹ دوبارہ داخل ہوتا ہے)

اسناؤٹ۔ باٹم تم کیسے بدل گئے۔ میں تمھارے سر پر کیا دیکھتا ہوں؟

باٹم۔ تم کیا دیکھتے ہو؟ تم گدے ہو اس لئے گدے کا سر دیکھتے ہو گے۔

(اسناؤٹ جاتا ہے اور کوئیں دوبارہ داخل ہوتا ہے)

کوئیں۔ خدا تجھے بچائے۔ باٹم خدا تجھ پر رحم کرے۔ تیری صورت بدل گئی ہے۔

(کوئیں جاتا ہے)

باٹم۔ میں انکی بد معاشی خوب سمجھتا ہوں۔ یہ مجھ کو گدھا بنانا چاہتے ہیں اور مجھ کو خوف زدہ کرنے

کی فکر میں ہیں۔ وہ چاہے کچھ کریں میں اس جگہ سے نہ ہلوں گا یہیں ٹہلوں گا اور گاؤں چکا۔

تاکہ وہ لوگ سمجھیں کہ میں ڈرا نہیں

(گاتا ہے)

کالامرغاجس کا رنگ کالا ہے۔

اور جس کی چونچ اودی ہے۔

پیاری بلبل جس کا نغمہ اعلیٰ ہے

اور جس کی بولی چھوٹی ہے۔

بٹینا۔ (جگ کر) یہ کون آسمانی فرشتہ مجھ کو خواب ناز سے بہا رہا کرتا ہے۔

باٹم (گاتا ہے)

دنیا میں کیسی اچھی چڑیاں ہیں۔ گلو کا لغمہ پیا رہا ہے جس کی بولی سنتے
سب انسان ہیں اور نا کہنے کا کس کو یا رہا ہے۔

واقعی کس کو جنون ہے کہ ایسی بیوقوف چڑیا سے لڑائی مول لے وہ
"گلو گلو" کہا کرے مگر اس کے جھٹلانا مناسب نہیں۔

بیٹینا۔ اے خوش لہجہ انسان میں تجھ سے التجا کرتی ہوں کہ ایک بار پھر میرے کانوں کو اپنے
دلکش لغمہ سے مسروا کر دے۔ میرے کان تیری آواز پر فدا ہیں میرے آنکھیں تیری صورت
پر رشید ہیں اور تیرے حسن کی عجیب و غریب کشش مجھ کو مجبور کرتی ہے کہ اسی وقت اپنا
عشق صادق تیرے سامنے بقیہ تمام ظاہر کروں۔

باٹم۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے اظہار عشق میں عقل سے محروم نہیں لی اور فی الحقیقت اس
زمانے میں عشق اور عقل کا ساتھ نہیں ہوتا۔

بیٹینا۔ تو علاوہ حسن لائقانی کے عقل و فہم میں بھی بے نظیر ہے۔

باٹم۔ یہ بھی نہیں کیونکہ اس وقت میری عقل اگر ٹھکانے ہوتی تو اس جنگل سے باہر نکل گیا ہوتا۔
بیٹینا۔ اس جنگل سے باہر قدم نکالنے کا اب نام نہ لے۔ کیونکہ میں ایک عالی رتبہ پری

نوائٹ کا ایک چٹا ہے جو "کو کو کو" بولتی ہے۔ زمانہ قدیم میں یہ وہ خیال تھا کہ جس شخص کی محبت اگلا رہتی
ہے یہ جاندا ہی کے سامنے اگر بولتا ہے۔ یہ خیال ہے جو اس مناسب لفظی کے پیدا ہوا تھا جو گلو کو گلہ سے ہے کیونکہ
گلہ اس مرد کو کہتے ہیں جس کی عورت خراب ہو۔

ہوں اور تجھ کو خواہ برضا و رغبت خواہ بجزراہ بہر حال میرے ساتھ رہنا پڑے گا۔
مجھ میں یہ وصف ہے کہ میرے قدم سے بہا ر آتی ہے اور میں تجھ پر عاشق ہوں میرے
ساتھ تل۔ میری پریاں تیری خدمت کر سکیں گی۔

تیرے لئے سمندر سے موتی لائیں گی۔ اور جب تو بستر گل پر آرام کر لگا تو یہ ناز کا کرتیہ رادل
بہلا لیں گی۔ اور تیرے کثیف جوہر انسانی کو میں اس طرح جذب کر لوں گی کہ تو شل پر ہو کر
اڑنا پھرنے لگا۔ کاب۔ مہبتہ مسٹر وہاں آؤ۔

(سب پریاں آتی ہیں)

پیس۔ جاضر۔

کاب۔ میں بھی۔

مہبتہ۔ میں بھی۔

مسٹر وہاں۔ میں بھی۔

سب کیا ارشاد ہے؟

بیٹینا۔ اس شریف انسان کی خدمت و اطاعت کرو۔ اسکے سامنے ناچو گاؤ اور کھیل
تماشوں سے اس کا دل بہلاؤ خوبصورت خوش مزہ۔ اور چھوٹے چھوٹے جھنگلی پہل اسکے لئے
لاؤ۔ کہیوں کے چہرے سے شہد خرا لاؤ۔ اور موسم لا کر تیاں بناؤ تاکہ میرے معشوق کے سامنے
روشن کی جائیں۔ خوبصورت تیلیوں کے پر نوج لاؤ۔ اور ان سے نکھیا جھاو تاکہ چاند کی روشنی
میرے معشوق کی آنکھوں کو حالت خواب میں تکلیف نہ پہنچا سکے بہر حال اسکی اطاعت

اور فرمانبرداری کرو۔

پیشیں۔ اے فانی انسان۔ خدا آپ کو بندست رکھے۔
کاب۔ آمین۔

متحہ۔ آمین

مسٹر و۔ آمین

باٹم۔ صاحبو! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ اگر حضور کو تکلیف نہ تو براہِ عنایت اپنے
نام نامی اسم گرامی سے سرفراز فرمائیں۔

کاب۔ میرا نام کاہیب ہے

باٹم۔ اگر کسی دن میری انگلی کٹ گئی تو میں آپ کی ملاقات سے بہت ہی خوش ہوں گا۔
یہ کون حضرت ہیں؟

مسٹر و۔ میرا نام مسٹر و ہے

باٹم۔ میں آپ کے صبر و استقلال سے بخوبی واقف ہوں۔ گوشت نے آپ کی قوم کے
بہت سے نوجوانوں کا خون کیا ہے۔ آپ لوگوں کی کیفیت دیکھ کر میری آنکھوں سے اکثر آنسو
نکل آتے ہیں۔ میں آپ کی ملاقات سے نہایت خوش ہوں گا۔

بٹینا۔ اب تم سب اس نوجوان کی خدمت کرو۔ اور اسکو میرے باغ پہنچا دو۔

کابیب کے معنی میں کڑی کا جالا۔
مسٹر و اگر نبی میں رانی کو کہتے ہیں۔

آج چاند کی کیا حالت ہے؟ بارش کے آثار نظر آتے ہیں کیونکہ چاند کی آنکھوں سے مجھ کو افسوس
 ٹپکتے نظر آتے ہیں جب چاند نگین ہوتا ہے تو سب بھول اسکے ساتھ روتے ہیں۔ اور دوشیزہ
 لڑکیوں کی عصمت بگڑنے پر ماتم کرتے ہیں۔ افسوس شاید یہی کوئی رات ایسی گزرتی ہو کہ دنیا
 میں کسی حسین کہن دوشیزہ اور نازک اندام لڑکی کی عصمت میں خلل نہ پڑتا ہو اور چاند کو ایسی
 شرمناک اور قابلِ عبرت واقعات کا گواہ بننا پڑتا ہو۔

میرتے مشوق کی زبان بند کر دو اور اسکو آہستہ آہستہ لیجاؤ۔

(سب جاتے ہیں)

دوسرے

خجنگ کا ایک اور حصہ

آبرام میں سوچ رہا ہوں کہ بیٹنا بلی یا بھی سو رہی ہے۔ اگر بلی تو کسی چیز پر اسکی نظر پڑی
 اور پھر عشق کا کس حد تک اثر ہوا۔

(پک داخل ہوتا ہے)

آہا میرا قاصد آ رہا ہے کیوں دیا نہ آج تمام رات اس خجنگ میں تو کیا کرتا رہا؟
 ایک۔ مگر ایک عجیب الملقّت جانور پر عاشق ہوئی ہے۔ اسکی خواب گاہ کے قریب چند
 گوار پیشہ ور یونانی ایک تماشہ کے پارٹ دسر لانے کیلئے اکٹھا ہوئے تھے۔ وہ تھیں
 کے جن خادسی کے لئے تماشہ تیار کر رہے تھے۔ ان سب میں ایک بڑا بو توف پاگل
 تھا جو پریس کا پارٹ کر رہا تھا۔ اتفاقاً اسکو جھاڑی میں چھپنے کے لئے جانا پڑا۔ اور مینے

موقع پکارا اسکے سر پر ایک گدھے کا سر لگا دیا۔ جب وہ اس قطع سے اپنے اجا کے پاس پہنچا
 آیا تو سب ڈر کر بھاگے اور میں نے آنکھ جھنجھلی میں پھرا کر بہت حیران بدیشان کیا۔ ناگہاں یہی
 سینا کی آنکھ کھلی اور وہ گدھے پر عاشق ہو گئی۔

آبران - یہ تو میری امید سے بھی زیادہ اچھا ہوا۔ تو نے اُس یونانی کی آنکھوں میں محبت کا
 عرق ٹپکا یا یا نہیں۔

پیک - جھکو وہ جوان سوتا ملا۔ اور عورت کسی قدر فاصلہ پر لیٹی ہوئی تھی۔ پس میں نے
 عرق آنکھوں میں ڈال دیا۔

(ہرمیا اور ڈیٹرس داخل ہوتی ہیں)

آبران - الگ ہٹ جا دیکھ وہی یونانی آ رہا ہے
 پیک - عورت وہی ہے مگر مرد وہ نہیں ہے۔

ڈیٹرس - تم اس شخص کو کیوں جھڑکتی ہو جو تم سے محبت کرتا ہے بھت الفاظ اسکے لئے
 استعمال کر دو جو اسکا متحق ہے۔

ہرمیا - ابھی تو میں صرف بد زبانی کرتی ہوں لیکن کچھ دیر میں اس سے بھی زیادہ برا سلوک
 کروں گی کیونکہ میرے خیال میں تیری حرکت قابل لعنت ہے۔ تو نے لاسنڈر کو حالت
 خواب میں قتل کیا ہے۔ تیرے ہاتھ ایک خون سے تو رنگین ہو ہی رہے ہیں۔ اب جھکو بھی
 قتل کر ڈال۔ آفتاب وقت بتانے میں ایسا سچا نہیں ہے جیسا وہ میرے عشق میں صادق
 تھا۔ یہ غیر ممکن ہے کہ وہ جھکو سونا چھوڑ کر چلا جاتا۔ اگر میں اس خلاف قیاس بات کا یقین

کروں تو اس سے پہلے یہ مان لوں کہ زمین میں ایسا سورخ کرنا ممکن ہو کہ چاندنی جس سے نیچے کی دنیا تک پہنچ جائے۔ اور جس وقت آفتاب وہاں جلوہ گر ہو دفتہ چاند کی روشنی پہنچ جائے۔ غرض کہ یہ محال ہے اور بیشک تو نے اسکو قتل کیا ہے قاتل کی صورت بھی ایسی ہی مہیب اور خطرناک ہوتی ہو جیسی میری ہے۔

ڈیٹرس۔ یوں کہو کہ مقتول کی صورت پر ایسی ہی مردنی چھائی ہوتی ہے جیسی میرے چہرہ پر ہے۔ کیونکہ تمھارے سخت ظلم نے میرے دل سے خون بہایا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ تم قاتل ہو کر ایسی روشن اور خوبصورت ہو جیسی کہ ستارہ زہرہ جو آسمان پر درخشاں ہے۔

ہرمیا۔ ان فضول باتوں کو چھوڑ دو مجھ کو یہ بتا کہ لاسٹنڈر کہاں ہے۔ اے نیک بخت ڈیٹرس کیا تو اس کا پتہ مجھ کو بتائے گا؟

ڈیٹرس۔ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اسکی لاش اپنے کتوں کو دیتا۔ ہرمیا۔ اے مفرد کتے تجھ پر سخت ہو۔ تو مجھ کو اسقدر اذیت دے رہا ہے کہ کوئی کنواری لڑکی اس قدر سختی برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر تو نے اسکو قتل کیا ہے تو آج سے اپنا شمار انسانوں میں نہ کرنا۔ بیداری میں تو اس سے آنکھ چار نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے تو نے اسکو سوتے میں قتل کیا ہے۔ یہ بڑی بہادری کا کام ہے۔ کیا سانپ یا اور کوئی کیڑا اس طرح جان نہیں لے سکتا تھا۔

ڈیٹرس۔ تم اپنا غصہ مجھ پر فضول ظاہر کرتی ہو میں لاسٹنڈر کے خون کا مجرم نہیں ہوں۔ اور نہ میری دانست میں وہ مر رہا ہے۔

ہرمیا۔ مہربانی کر کے یہ بھی بتا دو کہ وہ اچھا ہے۔

ڈیٹرس۔ اگر میں بتاؤں تو مجھے کیا ملے گا؟

ہرمیا۔ تم کو حق حاصل ہو گا کہ تجھے میری سہیلی نہ دیکھو بلکہ تیرے سامنے سے میں اسی وقت جاتی ہوں خواہ وہ زندہ ہو یا نہ ہو۔

(جاتی ہے)

ڈیٹرس۔ اس رنج و غصہ کے وقت اس کا خاقب فصول ہے اور بہتر ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے میں یہاں آرام کر لوں۔ میرا رنج اس سبب سے زیادہ تکلیف دہ ہو گیا ہے کہ میں نیند کا قرضدار ہوں اور اب یہاں آرام کر کے اس قرضہ سے سبکدوشی حاصل کر دینا چاہتا ہوں۔

(سوٹا ہے)

آبران۔ یہ تو نے کیا کیا؟ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے غلطی سے وہ عرق کسی پچھے عاشق کی آنکھوں میں ٹپکا دیا اور بجائے عشق صادق قائم ہونے کے کوئی قدیمی عشق جاتا رہا۔

پک۔ یہ قضا و قدر کی کارروائی ہے جس سے بندہ محض مجبور ہے۔

آبران۔ اس خنک میں تو ہوا سے زیادہ تیز جا اور لونا فی ہلین کو تلاش کر۔ وہ میری عشق ہے۔ اور اس کا چہرہ ٹھنڈی سانپوں کی افراط سے جو خون لطیف کو جذب کر لیتی ہیں بالکل زرد ہو گیا۔ تو کسی دھوکے سے اس کو یہاں تک لے آ۔ اور میں یہاں اس جوان کی آنکھوں پر کھڑکودیا ہوں۔

پک۔ ابھی جاتا ہوں آپ دیکھتے رہئے میں ایسا تیز جادو مبیاتر کو ان کی کمان کو تیز۔

(پک جاتا ہے)

لے شکیر کے زمانہ میں سلطنت ترکی ہوا اور یورپین قوتوں کے کالبد رنی الخوم تھی (بڑی صفحہ سترہ)

آبران۔ اس گلابی بھول کی تاثیر سے جس نے خداوند عشق کے تیر کا زخم کہا یا ہے میں یہ علم کرتا ہوں کہ جب ڈیڑس ہلن کو دیکھے تو وہ اُسکی نظر میں زہرہ سے زیادہ سین معلوم ہو۔ اور اسکے عشق میں دیوانہ ہو کر ان تمام تکالیف اور مصدات کا موازنہ کرے جو اُسنے پہنچائے ہیں

(ایک دوبارہ داخل ہوتا ہے)

ایک۔ لمے پریوں کے سردار۔ ہلن آ رہی ہے۔ اور وہ فوجان بھی ہمراہ ہے جس کی کھوپڑی میں مینے غلطی سے عرق پٹکا دیا تھا۔ ذرا آپ انکا تاثر دیکھئے۔ کیوں حضور یہ انسان بھی یکسے بیوقوف ہوتے ہیں

آبران۔ ادھر آ جاؤ۔ ان کی آواز سے ڈیڑس جگ پڑے گا۔

ایک۔ بڑا لطف ہو گا جب ایک عورت سے دونوں عشق ظاہر کریں گے۔ مجھ کو ایسے خلاف فطرت مذاق میں بہت دلچسپی ہوتی ہے۔

بقیہ صفحہ گزشتہ

پڑے پڑے دربار شاہ سلطنت عثمانیہ کے مذہبیوں کو "بھائی" کہنا فرمایا کیا کرتے تھے۔ داسیاں بچوں کو ترکوں کے نام سے ڈرا کرتی تھیں۔ انکی جو انگریزی سپاہی گسی۔ نشہ نازی کی تلمیذ ہیں شہرت تھی۔ وہ فرنگی اور آلات حرب کے ہتھل میں بے مثل سمجھے جاتے تھے۔ قہر کہانیدوں میں ان کی شہنشاہی اور تیر اندازی قرب المثل تھی۔ یورپ کے بڑے بڑے جو انگریز سپاہی کچھ دنوں کے لئے قسطنطنیہ میں رہا یا کسی ترک سے تعلیم حاصل کر لینا اظہار قابلیت کے لئے بطور مہمات بیان کیا کرتے تھے۔

(الاسٹنڈ اور ہیلین داخل ہوتے ہیں)

الاسٹنڈر: یہ خیال تم کو کیسے پیدا ہوا کہ میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔ نفرت اور حقارت کیا کبھی آنسو نہیں نکلتے۔ مجھ کو دیکھو کہ میں برابر دریا ہوں۔ اور جو قسمیں آنسو بہا کر کھائی جاتی ہیں وہ کبھی جھوٹی نہیں ہوتی۔

ہیلین: تمھاری چالاکی اور بدعاشی مجھ کھلتی جاتی ہے جب تم ایک قسم کی دوسری قسم ٹوڑتے ہو تو تمھاری کوئی قسم عقبار کے لائق نہیں۔ یہی نسب میں تم ہر مہیا کا سامنے ہتھمال کر چکے ہو اور اب اسکو چھوڑے دیتے ہو۔ تم قسم کا قسم موازنہ کرو۔ یا زارو کے پلوں میں اس وقت کی قسماں اور پرانی قسمیں رکھ کر تو لو برابر وزن ہو گا اور دونوں جھوٹے نقصوں کی طرح ہلکی ہوں گی۔

الاسٹنڈر: میری عقل درست نہ تھی جب میں نے ہر مہیا سے قول و قرار کیا۔

ہیلین: میری نزدیک تمھاری عقل اب درست نہیں۔

الاسٹنڈر: ڈیٹریس ہر مہیا پر عاشق بنے اور تجھ سے بالکل محبت نہیں کرتا۔

ڈیٹریس (دبک کر): اے حسن کی دیوی ہیلین میں تیری آنکھوں کو کس چیز سے تشبیہ دوں گا۔ کیونکہ شیشہ میں بھی وہ صفائی و دلربائی نہیں ہے جو تیری دلکش آنکھوں میں ہے تیرے نازک نازک ہونٹھ جیسے سانسے بوسہ جاں بلیجے انکی مثال کہاں سے لادوں۔

کوہ طور پر وفید بردنا کے چٹان شہر کی ہوا کے اثر سے نہایت دھڑبڑ ہوتے ہیں لیکن تیرے شغاف ہاتھوں سے اگر مقابلہ کیا جائے تو کڑے سے زیادہ مہیا معلوم ہو گئے کیا تو

اپنے عاشق خستہ جگر کو ایک بوسہ نہ عنایت کریگی جو اس کی زندگی کا سبب بن جائے۔
 ہیلین۔ پریشانی مصیبت۔ تباہی۔ اب میں سمجھی کہ تم سب لوگ میری ہنسی کیا چاہتے
 ہو۔ اگر تم میں شرافت کی بو ہوتی اور شریفانہ برتاؤ سے واقف ہوتے تو مجھ سے ایسا سلوک
 نہ کرتے میں جانتی ہوں کہ تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ مگر کیا ضرور ہے کہ بھوکو دیا نہ بھی ناؤ۔
 اگر تم مرد ہوتے جیسا کہ صورت سے ظاہر ہوتا ہے تو ایک شریف عورت سے ایسا برتاؤ کھرتے
 تم میرے ساتھ عشق ظاہر کرتے ہو حالانکہ میں جانتی ہوں تمکو مجھ سے نفرت ہے۔ تم
 دونوں ایک دوسرے کے رقیب ہو اور ہر دوسرا کو بیاہر کرتے ہو۔ اب بھوکو بیوقوف بنانے کیلئے
 باہم مل گئے ہو۔ یہ بڑی جو اندری اور بیادری کا کام ہے۔ کیا تم اپنی دلچسپی کے لئے کسی کنوارے
 لڑکی کو ستانا اور رانا اچھا سمجھتے ہو۔

لائسنڈر۔ ڈیٹر س یہ تمھاری نا انصافی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم ہر ماہ پر عاشق ہو
 آدھیں سچائی سے میں اُسکو تمھارے لئے چھوڑے دیتا ہوں اسی طرح تمہیں کو میرے لئے
 چھوڑ دو جس سے بھوکو الفت ہے اور ہمیشہ رہیگی۔
 ہیلین۔ ان فضول باتوں سے کیا حاصل ہے۔

ڈیٹر س۔ ہر ماہ لائسنڈر کو مبارک ہو مجھے اسکی ضرورت نہیں۔ اگر بھوکو اُس کے ساتھ عشق
 تھا بھی تو جانا رہا۔ میرا دل اسکے پاس مہمان کی طرح تھا اور اب اپنی پُرانی جگہ ہیلین کے پاس
 واپس آ گیا جہاں ہمیشہ رہیگا۔
 لائسنڈر۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔

ڈیٹرس۔ تم اس معاملہ میں غفلت مند نہ کرو۔ دیکھو تمہاری مشفقہ آرہی ہے۔ اگر پاس ڈ
(ہر مریادو بارہ دخل ہوتی ہے)

ہر مریا۔ اندھیری رات میں جب قوت باصرہ بکا رہو جاتی ہے۔ قوت سامعہ تیز ہوتی
ہے۔ حقیقی آنکھ کی روشنی کم ہو جاتی ہے اتنی ہی زیادہ تیزی کانوں میں آ جاتی ہے۔ لائسنڈر
اگرچہ تو اس وقت میری نظروں سے نہاں ہے لیکن تیری آواز نے میری رہنمائی کی باور تیرے
پاس پہونچا دیا میں اس وقت تحیر ہوں کہ تو میرے پاس سے اٹھ کر کیوں چلا آیا۔

لائسنڈر۔ جب عشق بھکواٹھنے پر مجبور کرنا تھا۔ تو میں وہاں کیونکر ٹھہرتا۔

ہر مریا۔ وہ کوتاہ عشق تھا جس نے لائسنڈر کو میرے پاس سے اٹھایا۔

لائسنڈر۔ عیش و حسینہ ہلن کا ہے جس کے من کے سامنے آسمان کے تارے شراب کے
چلے ہیں۔ تو مجھے یہاں تلاش کرنے کیوں آئی۔ یہ نہ سمجھی کہ بے انتہا نفرت کے سبب میں تم کو
سوتا چھوڑ کر چلا آیا۔

ہر مریا۔ تم کسی باتیں کرتے ہو۔ کیا تھکے دل میں بھی یہی ہے جو تمہاری زبان پر آیا۔ نہیں مجھ کو
یقین نہیں آتا۔

جسٹین۔ یہ بھی اس ساؤشی میں شریک ہے میں سمجھتی ہوں کہ ان تینوں نے ملکر میرے
چہرے کے لئے ایک ٹنگو فریاد کیا ہے۔ اے تکلیف دہ حضرت رساں ہر مریا۔ اگر احسان
فرماؤ بخش لو کی کیا تو بھی ان لوگوں سے میرے تنگ کرنے کے لئے مل گئی ہے کیا وہ پرانی
صفتیں قدیم مازو ادبیاں۔ خواہر انہ برتاؤ۔ مدرسہ کی دوستی بچپن کی باتیں سب فراموش

ہو گئیں۔ ہم تم پاس بیٹھ کر ایک ہی کپڑا سیتے تھے ایک ہی گیت گاتے تھے ہم دونوں نے ساتھ پرورش پائی اور گونا گوارا جسم دو تھے لیکن دل ایک ہی تھا۔ آج سب کھلی باتیں بھانکر تم میرے دشمنوں سے مل گئی ہو۔ اگرچہ اس وقت تم مجھ کو پریشان کر رہی ہو لیکن فی الحقیقت تمھاری یہ حرکت تمام جنس نسواں کے لئے باعث توہین ہے۔

ہر میرا بچہ کو تمھاری باتوں پر تعجب معلوم ہوتا ہے میں ہرگز انکو نہیں بھٹیڑتی ہوں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انکو مجھ سے نفرت ہے۔

ہیلن کیا تم نے لائل سنڈر کو میرے پیچھے نہیں لگا دیا ہے کہ وہ میری آنکھوں اور میری صورت کی تعریف کرتا پھرے۔ کیا تم نے اپنے دوست عاشق ڈیوٹر سن کو جو تھوڑی دیر پہلے مجھ سے نفرت کرتا تھا آمادہ نہیں کیا۔ کہ وہ میرے جن پر اپنی شہینگی ظاہر کرے؟ جس شخص کو اسکا نفرت ہے وہ اس سے اظہار عشق کیوں کرتا ہے۔ اور لائل سنڈر جو تمھارا عاشق تھا اب مجھ کو متونق کرنا بتاتا ہے۔ یہ سب تمھارا سکھایا سبق معلوم ہوتا ہے۔ اگر میں تمھاری جیسی بہن اور خوش قسمت نہیں ہوں تو مجھ پر ترس کھانا چاہئے نہ کہ مجھ سے نفرت کر دو۔

ہر میرا میری بھج میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔

ہیلن۔ ایسی بناوٹ کی باتیں میں خوب سمجھتی ہوں۔ جبکہ چھپڑنے کیلئے تم اپنا چہرہ نکالیں بنائے ہو۔ جب میں دوسری طرف دیکھتی ہوں تو تم میرا منہ جھپٹاتی ہو گی۔ بلکوں اور آنکھوں کو اشارے میں بھی جانتی ہوں۔ اپنا مذاق قائم رکھو۔ اگر تم نے عہدگی سے اس سنہی کو نیٹا یا تو یہ واقعہ تاریخوں میں لکھنے کے قابل ہو گا۔ اگر تم میں ذرا بھی جسم کا لحاظ ہوتا تو مجھ سے ہرگز

اس طرح پیش نہ آتیں مگر اسوقت میں خود ہی غلطی پر ہوں۔ کاش میں اسوقت مرجاتی یا کسی طرح اس جگہ سے دور ہو جاتی تو میری جان اس مصیبت سے بچتی۔
 لائسنڈر۔ اے شریف ہیلن۔ ذرا ٹھہر جا۔ ایک بات میری سن لے لے خوبصورت
 ہیلن میری جان تجھ پر قربان۔ میرا سر تیرے قدموں پر نثار۔
 ہیلن۔ واہ وا۔

ہرمیا۔ میرے پیارے لائسنڈر۔ ہر میل سے ایسی حقارت آمیز گفتگو نہ کر۔
 ڈیوٹر۔ اگر اسکی التجا کا اثر نہیں ہے تو مجھ کو زبردستی کرنا پڑیگی۔ میں نہیں دیکھ سکتا کہ
 ہیلن کو میرے سامنے کوئی تنگ کرے۔

لائسنڈر۔ تیری زبردستی اور اسکی التجا دونوں بیکار ہیں۔ تیری دھمکیوں میں اسکی کمزور
 خواہش سے زیادہ طاقت نہیں ہے۔ ہیلن مجھ کو تجھ سے الفت ہے۔ اپنی جان کی قسم میں
 تجھ پر فدا ہوں۔

ڈیوٹر۔ میں کہتا ہوں کہ نسبت لائسنڈر کے مجھ کو زیادہ محبت ہے۔

لائسنڈر۔ تو یہ کہتا ہے کہ تو الگ چل اور ثابت کرے۔

ڈیوٹر۔ ابھی ابھی! فوراً! میں تمہارے ہوں۔

ہرمیا۔ لائسنڈر کو گلے لگا کر یہ کیا کہتے ہو تمہارا کیا ارادہ ہے میری سمجھ میں نہیں آتا۔

لائسنڈر۔ اے سیاہ فام بھٹی میرے پاس سے دور ہو۔

ڈیوٹر۔ تم مجھ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہو اور ہرمیا سے جدا ہونا چاہتے ہو۔

حالانکہ تم خود مجھ سے مقابلہ کرتے دڑتے ہو اور زور کر کے الگ نہیں ہو جاتے۔ جب تم ایک عورت کے پنجہ سے رہائی نہیں پاسکتے تو مجھ سے کیا مقابلہ کر گئے۔

لائسنڈر۔ اے بد صورت بٹی مجھ کو چھوڑ دے ورنہ سانپ کی طرح الگ کر کے پھینک دوں گا ہر مریا۔ تم ایسے غیر مہذب کیوں ہو گئے۔ میرے پیارے تم کو کیا ہوا؟

لائسنڈر۔ تیرا پیار اکوئی اور ہو گا۔ میرے پاس سے ہٹ جا۔ لے بد بودار دوا۔ لے قابل نفرت غذا۔ مجھ کو چھوڑ دے۔ میں تیرے عشق کا مریض نہیں ہوں۔

ہر مریا۔ کیا تم مذاق کرتے ہو؟

ہیلن۔ بیشک وہ مذاق کر رہا ہے اور تم بھی نہیں رہی ہو۔

لائسنڈر۔ ڈیٹرس میں اپنے اقرار پر قائم ہوں۔ اور تجھ سے ضرور لڑوں گا۔

ڈیٹرس۔ اس وقت تو ایک عورت کے قابو میں ہے میں تیرا اعتبار نہیں کر سکتا۔

لائسنڈر۔ کیا اس عورت کو میں کوئی تکلیف پہنچاؤں۔ ماروں۔ مار ڈالوں۔ کیا کروں؟

اگرچہ مجھ کو اس سے نفرت ہے۔ لیکن میں کوئی صدمہ پہنچانا نہیں چاہتا۔

ہر مریا۔ تم نفرت سے زیادہ کیا صدمہ پہنچا سکتے ہو؟ مجھ سے نفرت کرنے کی تم کو کیا وجہ؟

صرف تمھارا یہ کہنا ہی میرے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ کیا میں ہر تباہی نہیں ہوں؟

یا تم لائسنڈر نہیں ہو؟ میں اب بھی ویسی ہی خوب صورت ہوں جیسی پہلی تھی۔ آج رات تک

تم مجھ سے محبت کرتے تھے اور آج ہی رات کو تم مجھے جھوڑ کر چلے گئے۔ آخر اس کا کیا سبب ہے؟

کیا تم یہ سب باتیں سچ کہہ رہے ہو؟

لائسنڈر میں اپنی جان کی قسم کھانا ہوں کہ یہ بالکل سچ ہے۔ میں اب ہرگز تجھ کو دیکھنا نہیں چاہتا اپنے دل سے فضول امیدیں نکال ڈال اور اس میں ہرگز شک و شبہ نہ کہ یہ ہرگز مذاق نہیں ہے کہ تجھ کو تجھ سے نفرت اور ہیلن سے عشق ہے۔

ہر میرا۔ اے ساحرہ! اے محبت کی چُرائے والی تورات کو یہاں کیوں آئی اور تیرے عاشق کا دل مجھ سے کیوں پھیر دیا؟

ہیلن۔ یہ دوسری ہوئی گیا تم کو شرم و حیا کا کچھ لحاظ نہیں ہے۔ دوشیزگی کا تھا ڈبا لکل نہیں باقی ہے۔ کیا تم میری زبان سے بھی کوئی سخت جواب سننا چاہتی ہو؟ اے سکار عورت۔ اے کٹھنبتلی۔ تجھ کو کیا کہوں؟

ہر میرا۔ کٹھنبتلی! کٹھنبتلی سے کیا مراد ہے؟ میں سمجھی شاید تو نے اپنے قد کا مجھ سے مقابلہ کیا ہے۔ اور اپنے ڈیل ڈول کا اظہار کر کے لائسنڈر کا دل پھیرا ہے۔ کیا تیری وقعت صرف اسی سبب بڑھ گئی کہ تیرا قد ڈا بٹا ہے اور میں کوتاہ قد ہوں۔ اے بانس کے لٹھے بول! میں کتنی چھوٹی ہوں۔ میرا قد اگر چہ لا بٹا نہیں ہے لیکن اپنے ناخنوں سے تیری آنکھیں نکال لوں گی اور تجھ کو اذہا کر دوں گی۔

ہیلن۔ اے شریف جواؤں مجھ کو اس عورت کے غصہ سے بچاؤ میں ایک کمزور دریدہ سی محنت ہوں۔ مجھ کو اپنے بھڑنے کی عادت کبھی نہیں پڑی۔ تم شاید خیال کرو کہ بسبب پستہ قد ہونے کے رہ مجھ سے طاقت میں بھی کچھ کم ہے۔

ہر میرا۔ دیکھو پستہ قد کا نام لیا۔

ہیلین۔ ہر ریا تم مجھ سے کیوں بگڑتی ہو۔ میں ہمیشہ تم سے محبت کرتی رہی۔ بچپن سے تم میری رازدار رہیں۔ سو اے اسکے کہ غلبہ عشق میں جس ڈیمٹرس سے تمہارے بھاگنے کا حال بیان کر دیا۔ اور کوئی بات تمہارے خلاف کبھی نہیں کی۔ ڈیمٹرس کے پیچھے پیچھے میں بھی جنگل میں چلی آئی تھی مگر اُس نے اپنے پاس سے ہٹا یا۔ مارنے اور قتل کرنے کی دھمکی دی۔ اب میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ جھک کر واپس جانے کی اجازت دو۔ دیکھو میں کیسی سیدھی ہوں۔

ہرنیا :- جا تجھے روکنا ہی کون ہے۔

ہیلین۔ میرا دل جسکو میں نہیں چھوڑے جاتی ہوں۔

ہرنیا۔ لائسنڈر کے پاس۔

ہیلین۔ نہیں ڈیمٹرس کے پاس۔

لائسنڈر ہیلین تو خوف نکر ہر ریا جھک کر کوئی مدد نہیں پہنچا سکتی۔

ڈیمٹرس۔ جی نہیں اگر تم بھی ہرنیا کا ساتھ دو تو ہیلین کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکو گے۔

ہیلین۔ جب ہرنیا کو غصہ آتا ہے اسکی عقل بہت تیز ہو جاتی ہے۔ جب وہ مدد میں پڑھتی تھی تو

بہت تیز مزاج مشہور تھی۔ اگرچہ وہ پستہ قدم لیکن بڑی خوفناک ہے۔

ہرنیا۔ چھوٹے اور پستہ قدم ہونے کا پھر ذکر آیا۔ اے لوگو تم اسکو کیوں بجاتے ہو۔ زرا میرے

سامنے آنے دو تو اس سخت زبانی کا لطف دکھا دوں۔

لائسنڈر۔ اے بونی چڑیل یہاں سے دور ہو۔

ڈیمٹرس۔ تم ہیلین کی فضول طرفداری کرتے ہو۔ کیونکہ وہ تم سے نفرت کرتی ہے۔ ہیلین

کا نام نہ لو۔ اگر تم نے اس سے عشق ظاہر کیا تو تمکو اسکا نتیجہ برداشت کرنا ہوگا۔
 لانسڈن اسوقت ہر سیانچہ کو نہیں پکڑے ہی۔ اب چلو تو معلوم ہو جائے گا کہ ہیلین پر
 کیس کا حق ہے؟ میلر یا تمھارا۔
 ڈیمیسٹرس۔ بہتر ہے مگر آگے نہ بڑھو۔ میرے ساتھ ساتھ چلو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں
 بھاگ نہ جاؤ۔

(لانسڈن اور ڈیمیسٹرس جاتے ہیں)

ہر میا۔ بی صاحب۔ یہ سب آپکے کرتوت ہیں۔ اب جاتی کہاں ہو۔ ذرا میری سامنے تو آؤ۔
 ہیلین میں تم پر اعتبار نہیں کرتی اور نہ تمھاری قابلِ لعنت صحبت میں ٹھہروں گی۔
 تمھارے ہاتھ لڑائی کے لئے زیادہ تیار ہیں۔ اور میرے پیچھا گئے کی زیادہ قوت رکھتے ہیں۔
 (ہیلین جاتی ہے)

ہر میا۔ یہ معاملہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں سخت حیرت میں گرفتار ہوں

(ہر میا جاتی ہے)

ابراہم۔ یہ سب تیری غلطی کا نتیجہ ہے۔ تو نے یا تو غلطی کی یا یہ بھی شرارت تھی
 پک۔ اے پر یوں کے سردار آپ یقین کیجئے کہ یہ میری غلطی تھی آپ نے فرمایا تھا
 کہ میں اس فوجوان کو یونانی لباس سے شناخت کروں گا۔ اور جس کی آنکھ میں میں نے عرق
 ڈالا وہ بھی یونانی لباس پہنے ہے۔ لیکن میں اپنی اس غلطی پر عادم نہیں ہوں کیونکہ اس کے

کسی قدر چسپی بھی ہوئی۔

اکبران۔ اب یہ دونوں عاشق لڑنے لگے ہیں۔ تو فوراً جا۔ اور رات کو ایسا تاریک کر کہرا
ایسا گرا کہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے نہ آنے پائیں۔ کبھی لائسنڈر کی آواز بنا کر ڈیٹرس کو
حیران کراد کبھی ڈیٹرس کی آواز بنا کر لائسنڈر کو پریشان کر۔ غرض ان دونوں کو ایسا تھکا
دے کہ یہ سو جائیں۔ اور تب یہ دوسرا عرق لائسنڈر کی آنکھوں پر پیکا دے کہ پھلے پھول کا
اثر جائید ہے۔ اور صبح اٹھ کر دونوں خوش دار السلطنت کا راستہ لیں میں اس عرصہ میں
لکھ کے پاس جا کر وہ لڑکا مانگے لیتا ہوں تب اسکی آنکھوں پر سے بھی سحر رفع کر دوں گا۔

پاک۔ اے میرے سردار اب جلدی کرنا چاہئے کیونکہ صبح قریب ہے۔ وہ تمام بُھوت
پریت جو رات میں گشت کرتے ہیں اور صبح ہوتے قبرستانوں میں گھس جاتے ہیں۔ اب
واپسی کی تیاری کر رہے ہیں جو ارواح خود کشی یا اور سخت جرائم کی وجہ سے شہداء اور
مصابین بسر کرتی ہیں اپنے اپنے مقام پر واپس جا چکے ہیں تاکہ روز روشن اُنکے شرناک
اور قابلِ عبرت حالات کا گواہ نہو جائے۔

اکبران۔ ہلوگ اور کم ہیں۔ ہکو صبح تک پھرنے کی اجازت ہے۔ اکثر جنگلوں دباغوں
کی سیر تاشے میں نہیں مصروف رہا ہوں۔ یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور اسکی شعاعوں سے
سبزی نائل نمکین چٹے شہرے ہو گئے۔ مگر تاہم تو جلدی کر اور قبل صبح ہونے کے اس
کام سے فراغت کر لے۔

(اکبران جاتا ہے)

پک۔ میں ان دونوں کو تمام جنگل میں بھراؤنگا اور خوب حیران کرونگا ایک قے یا تانا ہو۔

(لائسنڈر دوبارہ داخل ہوتا ہے)

لائسنڈر۔ ارے مفرد ڈمیٹرس تو کہاں ہے۔ میرے مقابل آ۔

پک۔ اے بد معاش میں یہاں تیار کھڑا ہوں۔ تو کہاں ہے؟

لائسنڈر۔ میں تیرے پاس ابھی آتا ہوں

پک۔ کسی صاف اور ہموار جگہ پر چل۔

(لائسنڈر آواز کی طرف جاتا ہے اور ڈمیٹرس دوبارہ داخل ہوتا ہے)

ڈمیٹرس۔ اے لائسنڈر بول۔ او زردل تو کدھر ہے۔ کہاں چھپ گیا؟

پک۔ تو بھارتیوں اور ستاروں سے کہتا پھرتا ہے کہ میں لڑونگا۔ اور کوسانے نہیں کرتا۔

ڈمیٹرس۔ تو کہاں ہے؟ میں ابھی آیا۔

پک۔ میری آواز کے ساتھ چلا آ۔ کسی ہموار جگہ پر لڑونگا۔

(ڈمیٹرس آواز کی طرف جاتا ہے اور لائسنڈر دوبارہ داخل ہوتا ہے)

لائسنڈر۔ ڈمیٹرس مجھ سے لڑنے کیلئے نہیں ٹھہرتا۔ جب میں قریب پہنچتا ہوں

تو وہ آگے بڑھ جاتا ہے۔ یہ بد معاش دوڑنے میں بہت تیز ہے۔ اگرچہ میں بھی تیز چلتا

ہوں۔ مگر اسکو نہیں پاتا میں اب تھک گیا ہوں اور تھوڑی دیر آرام کرونگا۔

(لیٹ گیا)

اے روز رشن تو بلند طلوع ہوتا کہ میں ڈمیٹرس سے انتقام لوں۔

(اسٹنڈر سوتا ہے اور پک ڈمیٹرس کے ہمراہ داخل ہوتا ہے)

پک۔ اے بزدل میرے مقابلہ پر کیوں نہیں آتا؟

ڈمیٹرس۔ اگر کچھ دعویٰ ہو تو ایک جاٹھر جاتا کہ مقابلہ ہو جائے۔

پک۔ میں یہاں ہوں میرے پاس آ۔

ڈمیٹرس۔ تو مجھ کو فضول تنگ کر رہا ہے اب کل دنکو اسکا عوض لونگا۔ اسوقت تھک

گیا ہوں اور آرام کرونگا۔

(اسٹنڈر لیٹا ہے اور سو جاتا ہے)

(ہیلن دوبارہ داخل ہوتی ہے)

ہیلن۔ اے سنان رات اپنے گہنے کم کر اور جلد ختم ہوتا کہ مشرق کی طرف آرام و آسائش

کا دروازہ کھلے۔ میں شہر واپس جاؤں۔ اور ان لوگوں سے دور ہو جاؤں جو مجھے نفرت

کرتے ہیں۔ اے نیند تو اکثر رنج و غم بھلا دیا کرتی ہے اسوقت اتنا احسان کر کہ میں خود

اپنے کو بھول جاؤں۔

(لیٹتی ہے اور سو جاتی ہے)

پک۔ ابھی تین ہیں۔ اور ایک اور آنا چاہئے جب ہر جنس کے دو دو ہوں تو چار ہوتے

ہیں۔ اے۔ وہ بھی روتی و صوٹی آ رہی ہے۔ کیونکہ بڑا شریر لڑکا ہے کہ ان بیچاری

لڑکیوں کو اس طرح تنگ کرتا ہے۔

(رہسریا۔ دوبارہ داخل ہوتی ہے)

سہریا۔ میں تمام عمر ایسے غم و الم میں کبھی گرفتار نہیں ہوئی۔ شبنم سے میرا تاحم جسم تر ہے۔
اور کانٹوں سے میرا لباس پُر زے پُر زے ہے۔ اب مجھ میں قدم اٹھانے کی بھی طاقت
نہیں باقی ہے۔ بہتر ہے کہ میں یہاں آرام کر لوں۔ اگر وہ دونوں نوجوان لڑائی کا قصد رکھتے
ہوں تو تمام آسمانی قوتیں میرے لاسنڈر کی نگہبانی کریں۔

(لیٹتی ہے اور سو جاتی ہے)

پک ”زمین پر آرام کرو“ ”میں عشق کی دوا“ ”تمہاری آنکھوں پر“ ”لگاؤنگا“
(لاسنڈر کی آنکھوں پر عرق ٹپکتا ہے)

جب تو جگے تو اپنی پُرانی مشوقہ سے از سر نو الفت شروع کرنا کہ یہ باتی نسل ٹھیک ہو جائے۔
کہ ہر شخص اپنا جوڑا آپ ہی تلاش کر لے گا۔ سو اٹھ کر تم کو یہ خواب معلوم ہو گا۔ عاشق و معشوق
یہ ہم ملکر خوش ہونگے اور انجام بخیر ہو گا۔

(پک جاتا ہے)

چوتھا ایک ط

پہلا سین

دہی جھگل۔ لاسنڈر۔ ڈیمسٹرس۔ سہریا۔ اور سلین سور ہے ہیں
دہینا۔ باٹم سے کاب۔ بیس۔ مہتہ مسٹر واد پر لوی کے داخل ہوتے ہیں۔ آبران پوشیدہ کھڑا
بیٹنا۔ میرے پیارے اس پھولوں کے تختہ پر تو بیٹھ جاتا کہ تیرے خوبصورت خمار و نکا
میں بوسہ لوں اور تیرے نازک چکنے سر میں مشک و گلاب کے فچول لگاؤں تیرے

یہاں بڑے بڑے کانوں کو چوموں۔

باٹم: پیس کہاں؟

پیس: حاضر۔

باٹم: براہ غنایت ذرا میرے سر کو کھجلائیے۔ کاب کدھر ہے؟

کاب: کاب حاضر۔

باٹم: کابو ب صاحب۔ ہتھیاروں کو لیکر مسلح ہو جائیے۔ اور میرے لئے ایک سرخ رنگ

شہد کی کھٹی شکار کر لائیے اور شہد کا ایک تھیلہ بھی اپنے ہمراہ لیتے آئے گا۔ مگر اس کام میں

زیادہ محنت نہ کیجئے گا۔ اور یہ بھی خیال رکھئے گا کہ شہد کا تھیلہ ٹوٹ نہ جائے کیونکہ اگر

شہد کے سیلاب میں آپ غرق ہو گئے تو چھکوا فوس ہو گا۔ مسٹر و کہاں ہے؟

مسٹر و: حاضر۔

باٹم: ذرا اپنا ہاتھ مجھ کو دیکھئے کچھ تال نہ کیجئے گا اس وقت سب ماف ہے۔

مسٹر و: آپ کیا چاہتے ہیں۔

باٹم: صرف یہ کہ آپ بھی سر کھانے میں پیس کو مدد دیجئے۔ جھکوا کسی حجام کی طرف رجوع

کرنا ہو گا کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ میرے سر پر سجدہ بال جمع ہو گئے ہیں۔ میں ایسا گدھا

ہوں کہ اگر میرے بال گڑتے ہیں تو میرا کھجلائے کو جی چاہتا ہے۔

بٹینا: اے میرے پیارے کیا تو کاٹا یا با سنا پسند کریگا۔

باٹم: جھکوا علم موسیقی سے خاص مناسبت ہے۔ اچھا چکارہ بجاؤ۔

بیٹینا۔ کیوں میرے پیارے تو اس وقت کیا کہا بیٹگا؟
 باٹم۔ فی الحال مرث ایک گٹھا گھاس کا کافی ہے۔ میں سوکھے روٹ بہت لطف سے
 کھاتا ہوں۔ اور خشک گھاس سے بھی مجھ کو رغبت ہے۔ کیونکہ عمدہ شیریں۔ اور خشک گھاس
 سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔

بیٹینا۔ میرے ساتھ ایک ایسی پری ہے کہ وہ تیرے لئے تازہ جزلے آئیگی۔
 باٹم۔ اس وقت کوئی شخص ظل انداز نہ ہو کیونکہ مجھ پر خواب کا غلبہ ہوا ہے۔
 بیٹینا۔ تو آرام کر اور میں تجھ سے نفل گیر ہوں گی۔ پر یوہاں سو جاؤ اور اپنا اپنا کام کرو۔

(پریاں جاتی ہیں)

جنگلی بلیں دخت سے ایسے ہی لپٹی ہیں عشق پیچہ چہال سے ایسے ہی وصل ہوتا ہوا
 اُف وہ! مجھ کو بھی تیرے ساتھ کیا عشق ہے! کتنی محبت ہے!
 (دونوں سوتے ہیں اور یک دہل ہوتا ہے)

اکبران آگے بڑھ کر اے رابن۔ تو خوب آیا۔ نفیس سیر بھی تو نے دیکھی مجھ کو اب اسکی
 دیوانگی پر ترس آتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ جنگل کے اس طرف جب یہ اس پاگل سزا ظہار عشق
 کر رہی تھی۔ اسکے سر پر بھولوں کا تاج رکھ رہی تھی۔ اور شبنم جو کلیوں پر شرقتی موتیوں کی طرح
 چمکارتی تھی اس وقت ہر پھول کی آنکھ میں ذلت و حققت کے آنسوؤں کی طرح حج تھی میں
 بیٹینا کے سامنے آیا اور اسکو خوب لبت ملامت کر کر دی تبدیل کیا ہوا پتہ طلب کیا اور منہ فی الفور وہ
 بچہ دیدیا اور اپنی لایک بہنی کو مکھ دیا کہ اسکو میرے باغ میں پرستان پہونچا دے۔ اب وہ

لوکا بھکول گیا ہے اس لئے میں اُسکی آنکھوں سے سحرِ دفع کئے دیتا ہوں اور تو بھی اس
یونانی کے سر سے گدھے کا سر ا لگ کر لے تاکہ صبح کو سب کے ساتھ وہ بھی دارالسلطنت
روانہ ہو۔ اور آج رات کی پریشانیوں صرف خواب معلوم ہوں ہیں پہلے ملکہ پرستان کا علاج
کرتا ہوں "تو ویسی ہی ہو جا۔ جیسی پہلے تھی۔ اور تیری نظر بھی تبدیل ہو جائے۔ چاند کی کئی
کیو پڑ کے پھول سے زیادہ قوی ہے اور اسی کے حکم سے میں یہ حکم کرتا ہوں کہ پہلے پھول کا اثر
جاتا ہے۔"

بٹینا۔ بٹینا! اٹھو۔ سیری پیاری ملکہ۔ جگو

بٹینا۔ میرے ابران۔ میں نے کیا خواب دیکھا۔ مجھے خیال ہوتا ہے کہ میں ایک گدھے
پر عاشق ہوئی۔

ابران۔ تمہارا معشوق یہ ایسا ہے۔

بٹینا۔ ایسی عجیب بات کیونکر پیش آئی۔ اب سیری آنکھیں اس صورت کے کس قدر نفرت کرتی ہیں

ابران۔ تھوڑی دیر خاموش رہو۔ اب میں۔ یہ مضموعی سر اٹار لے۔ بٹینا۔ اسوقت بابا بجاؤ

اور ان پانچوں میں کوئند میں محمول سے زیادہ فاضل کہ دو۔

بٹینا۔ علم موسیقی کی اُستاد وینو ادھر آؤ۔ اسوقت ایسا گانا ہوا اور ایسا بابا بجا کے کہ نیند

میں غفلت پیدا ہو۔

(بابا بجاتا ہے کچھ دیر کے بعد بند ہوتا ہے)

پک سے باٹم ابکی جو تو تیار ہو تو میرے ہوش و حواس درست ہو جائیں اور جیسا

بیوقوف تو ہمیشہ سے تھا دلیا ہی ہو جائے

اکبران۔ باجا بجاؤ۔ اسے میری مگہ آؤ۔ اب ہم تم دونوں ہاتھ ملا کر ان سونے نالوں کے
چادروں طرح لپیٹیں۔ ہم دونوں میں دوبارہ محبت قائم ہوئی ہے۔ اور کل نصف شب کے بعد
تھیسس کے جلسہ میں ہم دونوں ناچیں گے۔ اور اسکی آئندہ نسل کیلئے برکت دے آئیں گے
وہاں دو اور وقاد و عاشق بھی تھیسس کے ہمراہ بیاہے جائیں گے۔

ایک۔ اے پر یون کے بادشاہ مجھ کو مرغِ سحر کی آواز معلوم ہوتی ہے۔
اکبران۔ مگر جہیز یہ کہات کی سیاہی کو ہاتھ ہم بھی چپ چاپ یہاں سکر کا نور ہر جائیں۔
ہم لوگ پانچ سو فیادہ بلر دنیا کے گرد چکر لگا سکتے ہیں۔

تھیسس۔ اے میرے سردار جلد راستہ میں مجھ سے بیان کرنا کہ میں نکوان انسانوں کے ساتھ تڑپتا
سوچتی ہوں کہ کون سی

(سب جاتے ہیں)

دیکھتے تو ہی اور شکاری باجوں کی آواز آتی ہے۔ پھر تھیسس۔ ہیا لیتا۔ بکس۔

میں ہمراہیوں کے داخل ہوتے ہیں)

تھیسس۔ ایک شخص تم میں سے جائے اور جنگل کے گہریان کو بلالائے.....

..... میں اپنی معشوقہ کو کتوں کا ناچ دکھاؤں گا

ایک آدمی کو غریب گھائیوں میں جھوڑو۔ اور ایک شخص فوراً گہریان کو بلالائے۔

(ایک خادم فوراً جاتا ہے)

اسے خوبصورت لکھا اب ہم اس پہاڑ کی چوٹی سے کتوں کے ناپچنے اور غل شور کرنے کا تماشہ دیکھیں گے۔

پہاڑیٹا میں ایک بار بیشتر کریم کے میدان میں ایک بڑے بادشاہ کے ہمراہ اس پارٹا کے کتوں کا ناچ دیکھا ہے۔ اس مرتبہ اس قدر شور و غل ہوا تھا کہ تمام زمین و آسمان گوج گیا تھا۔ اور اسکے بعد پھر ایسی سرسیری نظر سے نہیں گزری۔

تھیسس سیرے کتے بھی انہی سلسلے کے ہیں اور اپنے کام میں بے نظیر ہیں۔ اور ان کے اعضاء نہایت قوی ہیں۔ اور ان کے شور و غل کی تمام یونان میں دعوم ہے۔

افادہ یہ عورتیں کون ہیں؟ اور یہاں کیسے لٹی ہیں؟

ایکٹیس۔ سیرے سردار۔ یہ تو سیری لڑکی ہے جو ادھر سوری ہے۔ اور یہ لائسنڈر ہے۔ یہ ڈیٹرس ہے اور یہ ڈیٹس نیڈار کی لڑکی ہے اور جو کونجب ہے کہ یہ سب یہاں کی صحیح پھلے تھیسس۔ غالباً کسی زمینی رسکم ادا کرنے کے لئے وہ سویرے اٹھے اور ہمارے ادھر آئے۔ کاملٹن کے یہاں پہلے سے حج ہو گئے۔ ایکٹیس یا شاید آج ہی کا دن تو ہر میا کی جوابدہی کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔

ایکٹیس۔ جی ہاں۔

تھیسس۔ شکاریوں سے کہو کہ سینگ پھونک کر انکو جگا دیں۔

(زدی کجی ہو۔ غل و شور ہوتا ہے۔ لائسنڈر ڈیٹرس۔ سیریا، سیریا، گھبراہٹ کے)

(ہنگ مٹنے ہیں)

دوستو! صبح مبارک ہو۔ سینٹ ولنٹائن کا زمانہ ختم ہو گیا اور یہ جنگلی چڑیا اب

جوڑا دھونڈ رہی ہیں۔

لائسنڈر۔ اے میرے سردار میں سانی کا خواستگار ہوں۔

تھیمیس۔ بہرانی کر کے تم سب کھڑے ہو جاؤ۔ میں جانتا ہوں کہ تم دونوں رقیب اور

ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اسکی کیا وجہ ہوئی کہ انہی دشمنی چھوڑ کر اس قدر محبت سے ایک

دوسرے کے پاس بخوبی لیٹے ہو۔

لائسنڈر۔ میں تمہارے ہوں کہ کیا جواب دوں۔ لیکن قسم کہتا ہوں کہ اس اجتماع کا

ٹھیک ٹھیک سبب میں نہیں جانتا۔ صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ہرمیا کے ساتھ یہاں

اس قصد سے آیا تھا کہ دار السلطنت سے بھاگ جاؤں۔ تاکہ یہاں کے سخت قانون کا

مجھ پر اور میری معشوقہ پر اثر نہ پڑ سکے۔

ایچمیس۔ بسن ہی قدر کافی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسکو قانون کی پوری سزا دیا جائے کیونکہ

یہ میری لڑکی کو بھگائے لئے جاتا تھا۔ ڈیڑس۔ اس حیلہ سے وہ تیر کی بیوی چھینتا تھا اور

میری رضامندی بھی جو میں ڈیڑس کی شادی کے لئے دی تھی۔

ڈیڑس۔ اے میرے سردار خوبصورت سلیٹن مجھ سے ان دونوں کے بھاگنے کا ارادہ

ظاہر کیا اور میں غم و غصہ سے اس جنگل تک انکے تعاقب میں آیا۔ سلیٹن سبب محبت کے

میرے ساتھ آئی ہیں نہیں جانتا کہ کس طاقت نے سیر دل بھیر دیا کہ ہرمیا کا عشق بروں

کی طرح گھل گیا اور اب میں سلیٹن پر ہزار جان و دل سے فدا ہوں۔ ہرمیا کو دیکھنے سے

سینٹ ولنٹائن کا زمانہ ختم ہو گیا اور یہ جنگلی چڑیا اب جوڑا دھونڈ رہی ہیں۔

قبل میں ہیلن سے منسوب تھا۔ لیکن جس طرح شدت مرض میں غذا بُری معلوم ہوتی ہے۔ اور بعد صحت اُسکی خواہش ہوتی ہے۔ اسی طرح ہیلن سے مجھ کو کچھ دنوں کے لئے نفرت ہو گئی تھی۔ اور اب قدیمی محبت عود کر آئی۔

ٹھیسس۔ اے خوش نصیب ماشقو۔ تمہاری باتیں میں پھر سنوں گا۔ انکیس میں قہر تمہاری مرضی کے خلاف حکم کرتا ہوں کہ عبادت گاہ میں اسی وقت ہمارے ساتھ ان دنوں کی بھی خصوصی ہو جائے گی۔ اب دن زیادہ چڑھ گیا ہے اور شکار کا وقت نکل گیا ہے۔ اس لئے دار السلطنت جانا چاہتا ہوں۔ دیکھو تین مرد اور تین عورتوں کا ایک ساتھ نکاح ہو گا تو نہایت لطف آئے گا۔

(ٹھیسس یہ حال دیکھیں ح ہمارے بیان جاتے ہیں۔)

ڈومیسٹرس۔ مجھ کو یہ سب واقعات دور کے پہاڑوں کی طرح ایسے دُہندے نظر آتے ہیں کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔

ہرمیا۔ جھکورات کی ہر بات درپٹی معلوم ہوتی ہے اور عقل کام نہیں دیتی۔

ہیلن۔ میرا خیال بھی ایسا ہی ہے جس طرح کسی کو موتی راستہ میں پڑا مل جائے اور وہ شک کرتا ہو کہ اس موتی کو اپنا سمجھوں یا نہ سمجھوں یہی میرا حال ہے۔

ڈومیسٹرس۔ کیا دراصل ہم سب جگ رہے ہیں؟ یہ کہیں خواب تو نہیں ہے؟ کیا ڈوکریاں آیا تھا اور ہم کو اپنے ساتھ بلا گیا ہے۔

ہرمیا۔ ڈوکریاں آیا تھا اور میرا پاپ بھی ہمراہ تھا۔

ہیلن اور ہپالیٹا بھی تھی۔

لاسٹرز ڈیووک حکم دے گیا ہے کہ ہم اسکے پیچھے پیچھے عباوت گاہ چلیں۔

ڈیوٹر س۔ تو یہ خواب نہیں ہے اور کو چلنا چاہئے۔ راستہ میں رات کے واقعات بیان کرتے جائیں گے۔

(جاتے ہیں)

ہاٹم۔ (جگ کر) جب میرا سقرہ نشان آئے تو مجھ کو پکارنا میں فوراً آؤں گا۔ اب بیڑنشان ہو۔
"خوبصورت پریس"

اسے کوئین۔ اوفلیوٹ دھونکنے والے اسٹارٹ قطعی گزرا اشارہ دینگ بایا خدا!
یہ سب مجھ کو سوتا چھوڑ کر بھاگ گئے۔ آہا میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے جس کا بیان انسان کے اسکان سے باہر ہے۔ انسان بالکل گدھا ہے۔ اگر وہ اپنا خواب کسی سے بیان کرے تو یہ سب خواب میں دیکھا کہ میں ————— اب کیا کہوں کہ کیا ہو گیا؟ اور میرے سر پر ایک ————— مگر انسان بالکل گدھا ہے۔ اگر وہ کہے کہ میرے سر پر کیا تھا؟ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے۔ نہ کسی ہاتھ نے چھوا ہے نہ کسی زبان نے چکھا ہے نہ کسی کو دل میں یہ وہم دگان آیا ہے جو میرا خواب تھا میں کوئین سے کہوں گا کہ وہ ایک نظم تیار کرے اور اس کا نام ہاٹم کا خواب رکھا جائیگا کیونکہ اس کی نہایت کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اور میں ڈیووک کے سامنے اس کو تماشہ کے بعد پڑھوں گا۔ بلکہ زیادہ موثر بنانے کے لئے تھیں کی ولادت کو وقت بڑھو سکا۔

یہ اگر ذری میں ہاٹم کے اصطلاحی معنی تھیں کہ میں

دوسرے

(کوئٹہ کا مکان)

کوئٹہ فلیوٹ۔ اسٹاؤٹ اور اسٹار ولینگ داخل ہوتے ہیں،
کوئٹہ۔ کوئی باٹم کے مکان پر گیا تھا وہ وہاں آیا یا نہیں؟
اسٹار ولینگ۔ اسکا کہیں پتہ نہیں ہے۔ غالباً بریاں اُسکو اڑائے گئی ہیں۔
فلیوٹ۔ اگر وہ نہ آئے تو تلاش نہیں ہو سکتا۔

کوئٹہ۔ غیر ممکن ہے کیونکہ تمام شہر میں اس سے عمدہ پرس کوئی نہیں بن سکتا۔
فلیوٹ۔ وہ تمام اہل حرفہ میں سے زیادہ عقلمند ہے۔

کوئٹہ۔ اور سب سے زیادہ حسین و خوش آواز ہے

(اسنگ داخل ہوتا ہے)

اسنگ۔ استاد وائیک مندر سے واپس آ رہا ہے۔ اسکے ساتھ چند اور لادو اور لیرنگی
شادی ہوئی ہے۔ — آج ہمارا تہنا ہوتا تو ہم سب آدمی بن جاتے۔

فلیوٹ۔ ہائے افسوس یاٹم تم آں موجود ہوتے تو تمام عمر کے لئے چھ آنے روانہ نہ تھیکہ
لکھ جاتا یہ غیر ممکن ہے کہ ڈیک آسکے لئے چھ آنے یومیہ سے کم سفر کرنا۔
یاٹم داخل ہوتا ہے)

یاٹم میرے نوجوان دوست کہاں ہیں؟

کوئٹہ۔ آھاہ! یاٹم کیسی مبارک ساعت ہے کہ تم نے اس گہری قدم رکھا۔

باٹم۔ اُستاد دوا جھکو عجائبات بیان کرتا ہیں لیکن اس وقت کچھ نہ کہو۔ میں در وقت سب
حال صاف صاف بیان کر دوں گا۔
کوئیس۔ کچھ تو کہو۔

باٹم۔ اس وقت کچھ نہیں بتلاؤں گا۔ صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ ڈیوک کو کھانے سے فراغت ہوگئی۔
اپنا لباس تیار کرو۔ درمھیوں کے لئے عمدہ رسیاں مہیا کرو اور شاہی محل کے پاس مجھ سے ملو۔
شخص اپنا اپنا پارٹ دیکھ لے کیونکہ ہمارا تماشہ پسند کیا گیا ہے۔ کم سے کم یہ انتظام تو ضرور کرو۔
کہ جس کے کپڑے صاف ہوں۔ ہاں جو شخص شیر کا پارٹ کرنے والا ہو وہ اپنے ناخن نہ کٹائے۔
کیونکہ وہ شیر کے پنجے کا کام دیں گے۔ اکثر دھربانی کر کے آج پیاز یا اسن نہ کھانا کیونکہ ہاں
شہر میں گفتاری کی ضرورت ہوگی۔ بس بس۔ چلو دیر نہ لگاؤ۔

(سب جاتے ہیں)

پانچواں ایکٹ
(پہلا سینہ تہیس کا محل)

تھیس پپا لیٹا۔ فلاسٹریٹ۔ چند لارڈز اور درباری داخل ہوتے ہیں،
پپا لیٹا۔ یہ دونوں عاشق جو باتیں کرتے ہیں۔ جھکو کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہیں
تھیس۔ یہ واقعات قابل تعجب ضرور ہیں لیکن ان میں ملوث کم ہے۔ جھکو ایسے
بڑے قصوں اور پریوں کی داستانوں کا سرگزین نہیں آتا۔ عاشقوں اور دیوانوں کا
دامغ ایسا پر جوش ہوتا ہے اور ان کی قوت تخیل ایسی قوی ہوتی ہے کہ جو خیالات وہ قائم

کر لیتے ہیں کبھی عقل سلیم میں انکا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔ دیوانہ۔ عاشق اور شاعر ہر وقت عالم خیال میں محو رہتے ہیں۔ ایک کو ہر وقت اتنے بھوت اور شیطان نظر آتے ہیں کہ تمام دوزخ میں نہیں گئے۔ یہ تو دیوانہ ہے۔

دوسرا غلبہ شفیقتگی میں مصر کی سیاہ فام عورت کو سب زیادہ حسین سمجھتا ہو۔ یہ عاشق ہو۔ شاعر اپنے کلام میں نفاس اور نزاکت پیدا کرنے کیلئے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے۔ اور جس طرح وہم معدوم چیزوں کو وجود عطا کر دیتا ہے اسی طرح شاعر کا قلم اُنکے لئے شکل و صورت اور جگہ تجویز کر دیتا ہے۔ خیال کی یہ تاثیر ہے کہ اگر کسی خوشی کا گمان آئے تو اس خوشخبری کا لائے والا بھی خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ یارات کو کچھ دُر معلوم ہو تو جھاڑی رکھچھڑی سے لگتی ہے۔

میا لیسٹا۔ لیکن رات کے تمام واقعات بیان کرنا اور اُنکے قلوب کافی الحقیقت بل جانا اور اس وقت تک اُسکا اثباتی رہنا ایک ایسی شہادت ہے کہ یہ تمام داستان بے اصل نہیں ہو سکتی۔ مگر بہر حال یہ معاملہ عجیب فرد ہے۔

تھیبیس۔ دیکھو وہ سب کیسے خوش خوش آ رہے ہیں۔

(الاسنڈر ڈی میٹرس۔ ہیریا۔ اور ہیلین داخل ہوتے ہیں)

اے شریف دوستو تم کو خوشی نصیب ہوا اور تمہارے دل نازہ عشق و محبت کے لطف اٹھائیں۔

الاسنڈر خدا آگے ہر وقت اور ہر حال میں مجھے زیادہ خوش رکھے۔

تھیسس۔ ابھی ہمارے سونے میں تین گھنٹے کا وقفہ ہے۔ اس سخت وقت کے کاٹنے کے لئے کیا کیا ناشے ناچ رنگ ہمارے ملاحظہ کے واسطے تیار کئے گئے ہیں۔ ہمارا داروغہ عشر کہاں ہے جیسا کوئی ناشہ نہیں ہے وہ فلاسٹریٹ کو بلاؤ۔

فلاسٹریٹ میں ماحر جوں۔

تھیسس۔ ابھی آج شب کے لئے کیا سرخے انتخاب کئے ہیں۔ اور یہ آہستہ آہستہ گزرنے والا وقت صرف کرنے کے لئے تم نے کیا سامان کیا ہے۔

فلاسٹریٹ۔ چند ناشوں کا خلاصہ مانع ہے ان میں سے انتخاب کر لیجئے۔
(ایک کا خذ دیتا ہے)

تھیسس۔ چند ناشوں کے نام پڑھنے کے بعد ایک مختصر اور طویل کھیل جس میں زوجہ اور پریس اور انکی مشورہ تھیں کا حال ہے۔ ایک ہنسناے والا پر غم ناشہ؟ ہنسناے والا اور پر غم خفہ اور طویل۔ یہ کیا منے؟ گرم برف اور سیاہ پالا۔ یہ اجتماع خفہ میں کیا ہے؟ فلاسٹریٹ۔ حضور یہ ناشہ دس بارہ لفظوں کا ہے اور ایسا مختصر ہے کہ میں نے ایسا اچھا ٹکٹا ناشہ کبھی نہیں دیکھا لیکن وہی الفاظ فضول بھی ہیں کیونکہ کل ناشہ میں نہ کوئی لفظ درستی نہ کوئی اکثر نام کے قابل ہے اس لئے یہ ناشہ نہایت وشاد اور طویل ہے۔

یہ ناشہ پر غم ہے۔ کیونکہ پریس بالآخر خوشی کرتا ہے۔ اور جس وقت میں نے اس میں کوئی کھلا میرے بھی آنکھوں سے آنسو نکل آتے۔ یہ قہقہہ اور بے اختیار ہنسی سے اس قدر آسانو کہی جیسے نہیں سکتے تھے۔

تہیسیس۔ یہ تماشہ کرنے والے کون ہیں؟

فلا سٹریٹ۔ یہ دارالسلطنت کے اہل حرفہ ہیں جنہوں نے اب تک داغی محنت کبھی نہیں کی ہوگی۔ اور آپ کی شادی جشن میں پھل یا اس تماشہ کے حفظ کرنے کی کوشش کی ہے۔ تہیسیس۔ ہم اسکو ملاحظہ کریں گے۔

فلا سٹریٹ۔ نہیں حضور یہ آپ کے دیکھنے کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں کچھ نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ کی دلچسپی ان کی نیک نیتی سے ہو کہ آپ کے خوش کرنے کیلئے انہوں نے کوشش سے اس تماشہ کو یاد کیا ہے تو بیشک آپ کو لطف آئے گا۔

تہیسیس۔ میں اس تماشہ کو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ جب سادگی اور وفاداری سے کوئی بات کی جائے تو اس میں عیب نہیں ہو سکتا۔ جاؤ ان ایکٹروں کو بلا لاؤ۔ لیڈیو اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں (فلا سٹریٹ جاتا ہے)

ہیپالیٹا۔ مجھ کو غریبوں اور مفلسوں کا اپنی حیثیت سے زیادہ کوئی بات کرنا اور فضول تکلیف اٹھانا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

تہیسیس۔ سیری پیاری ملکہ۔ دیکھو انکو کوئی تکلیف نہیں لگی۔

ہیپالیٹا۔ فلا سٹریٹ کہتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتے۔

تہیسیس۔ یہ ہماری اور بھی مہربانی ہوگی کہ ہم انکا شکریہ فضول اور بے سبب ادا کریں۔

ہائے لے یہی دلچسپی کافی ہے کہ ہم انکی غلطیوں کو سمجھیں گے۔ اگر تماشہ میں کچھ نقائص ہوں تو ہم خیال کر لیں کہ کیا ہو سکتا تھا۔ اور یہ نہ خیال کریں کہ کیا ہوا۔ جہاں کہیں مجھ کو جائے کا اتفاق

بڑے بڑے فشی میرے لئے مبارکباد لکھ لکھ لائے۔ اور جس جگہ میں نے دیکھا کہ انکا بدن کا پٹنے لگایا رنگ زرد پڑ گیا یا غلط پڑھنے لگے۔ یا انکے گلے میں ایسے کانٹے لگے کہ وہ کچھ نہ کہہ سکے۔ اور خاموش کھڑے رہ گئے۔ انکی اس خوشی سے بھی میں نے ایک سچی مبارکباد سمجھ لی اور انکے اس لحاظ و خوشی کا مجھ پر ویسا ہی اثر ہوا جیسا بڑے بڑے مقرر کا ہوتا ہے۔
میرے نزدیک محبت اور خوشی سب سے زیادہ مقرر ہیں۔

(فلاسٹریٹ دوبارہ داخل ہوتا ہے)

فلاسٹریٹ۔ سنئے۔ تمہید پڑھنے ایک اکیڑا رہا ہے۔

تھیمیس۔ آنے دو۔

(پہلے قرنا کی آواز آتی ہے اور پھر کوئین تمہید کیلئے آتا ہے)

تمہید۔ اگر آپ کو ہماری کوئی حرکت ناگوار ہو تو یہ نیک نیتی سے ہے اور آپ یہ نہ سمجھئے کہ ہم رنج پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہمارا مقصد آپ کو خوش کرنا ہے اور ہم اسی لئے مسخ ہوئے ہیں سب اکثر موجود ہیں اور ان کو دیکھ کر آپ کو سب حال معلوم ہو جائے گا۔

تھیمیس۔ شیخ دم نہیں لیتا اور ایک ساتھ بولتا چلا جاتا ہے۔

لائسنڈر۔ اسکی حالت بالکل جنگلی گھوڑی کی سی ہے جو ٹھہرنے کا نام ہی نہیں جانتی۔ حضور اسوقت ایک بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا۔ وہ یہ کہ صرف بولنا کافی نہیں ہے بلکہ صحیح بولنا ضروری ہے۔

پیا لیتا۔ بیشک اسکی قطع اس لڑکے کی ہے جو باجا لیکر بیٹھے اور بے سمجھے بول رہے

آواز نکالتا جائے۔

تہیسیس۔ اسکی تقریر ایک پجیوار زنجیر ہے جسکی سب کڑیاں ٹھیک ہیں مگر اُلجھ کر بیکار ہو گئی ہیں۔ اب کون آتا ہے؟

(پریس تہسی۔ دیوار۔ چاندنی۔ اور شیر داخل ہوتے ہیں)

تہید۔ آپ ان لوگوں کو دیکھ کر تعجب کریں گے۔ لیکن تھوڑی دیر میں سمجھ جائیں گے۔ شخص پریس۔ اور یہ خوبصورت عورت تہسی ہے۔ شخص جو چونا اور کپڑے کھڑا ہے دیوار۔ وہ بڑی دیوار جو عاشق و معشوق کے درمیان حائل تھی اور جس کے سوراخ سے دونوں ہم کلام ہو کرتے تھے۔ شخص جو لائٹیں کتا۔ اور کانتوں کی جھارسی لئے کھڑا ہے چاندنی ہے۔ کیونکہ چاندنی رات میں عاشق و معشوق قبرستان میں جمع ہونا میووب نہ سمجھتے تھے۔ یہ جنگلی جانور جسکا نام شیر ہے اتفاق سے اس قبرستان کے قریب تھا۔ اس شیر کی آواز سے ڈر کر تہسی بھاگی اور اپنی چادر چھوڑ گئی۔ جسکو پڑا دیکھ کر پریس نے خیال کیا کہ تہسی کا خون بہا۔ اور غم و الم سے اپنی جان دی۔ باقی حال یہ سب لوگ اپنا خود بیان کریں گے۔

(تہید۔ پریس تہسی۔ اور شیر جاتے ہیں)

تہیسیس۔ میں حیرت میں ہوں کہ یہ شیر بھی بولے گا یا نہیں۔

ویٹرس۔ حضور جب بہت سے گدھے بولتے ہیں تو ایک شیر کا بولنا کیا تعجب ہے؟ دیوار۔ اس تماشے میں یہ اتفاق پیش آیا کہ میں انسان سنی اسٹارٹ دیوار بنا ہوں اور میں اسی دیوار ہوں کہ مجھ میں ایک سوراخ ہے جس کے ذریعہ سے پریس اور تہسی باتیں کرتے

ہیں۔ یہ چونا کچھڑ اور پتھر ظاہر کرتے ہیں کہ میں وہی دیوار ہوں اور یہ وہ سودا خ ہے جس سے
عاشق و محنون ہم کلام ہوں گے۔

تہیسیس۔ کیا تمہارے نزدیک دیوار اس سے زیادہ عمدہ بول سکتی ہے؟

ڈیٹرمنس۔ بھیکو نہیں یا ہے کہ کسی دیوار نے ایسی تسخرانہ گفتگو کی ہو۔

(پرسین دوبارہ داخل ہوتا ہے)

تہیسیس۔ پرسین دیوار کے قریب آ رہا ہے چپ ہو جاؤ۔

پرسین۔ اے اندھیری رات تیرا رنگ کالا ہے۔ اے رات اب نہیں دن کا اُجالا ہے۔ کیا

تھسی اپنا وعدہ بھول گئی اے پیار سی دیوار تو میرے تھسی کے باپ کے مکان کے درمیان
قائم ہو گئی۔ اے شیریں دیوار اپنا سودا خ دکھا۔

(دیوار انگلیاں اٹھاتی ہے)

اے طرصار دیوار میں تیرا ممنون ہوا لیکن آج تھسی نظر نہیں آتی۔ اے بدعاش

دیوار تو نے دھکا دیا تیرے پتھروں پر لعنت ہو۔

تہیسیس۔ یہ دیوار تو صاحب ہوش و حواس ہے تب بھی اس لعنت کا عوض نہ لے۔

پرسین۔ جی نہیں حضور "لعنت ہو" تھسی کا مقررہ نشان ہے اور وہ ابھی ابھی یہاں

آئے گی۔ وہ دیکھنے آ رہی ہے۔

(تھسی دوبارہ داخل ہوتی ہے)

تہیسیس۔ اے دیوار تو نے اکثر غم و الم کے۔ نالے سننے میں میں نے اکثر تیری اینٹوں در

تھروں کا بوسہ لیا ہے۔

پریس۔ بھکواؤ از معلوم ہوتی ہے اب میں سوراخ کے پاس جا کے تھبی کی صورت دیکھوں گا۔
تھبی! تھبی!!

تھبی۔ میرے پیارے تو ہے!

پریس۔ اس دیوار کے سوراخ سے میرا بوسہ لے۔

تھبی۔ میں سوراخ چومتی ہوں مگر تیرے لب تیس نہیں آتے۔

پریس۔ کیا تو اس وقت مجھ کو قبرستان میں لے گی؟

تھبی۔ میں ابھی آتی ہوں۔

(پریس۔ اور تھبی جلتی ہیں)

دیوار۔ اب چونکہ دیوار کا پارٹ ختم ہو گیا اس لئے دیوار جاتی ہے۔

(جاتی ہے)

تھنیس۔ اب ان دونوں پڑوسیوں کے درمیان سے دیوار غائب ہو گئی۔

دیٹر۔ حضور دیوار سن رہی ہے۔

پیا لیٹا۔ ایسا یہ وہ خط میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

تھنیس۔ جتنا شبہ ہے اچھا ہو وہ بھی فقط ایک کھیل ہے۔ اور جو سب کی خراب ہو

وہ بھی اچھا ہے اگر اپنے خیال سے اسکو درست کر لے۔

پیا لیٹا۔ یہ خیال آپ کا ہے، انکا نہیں ہے!

تہیسیس۔ اگر ہم انکا ویسا ہی خیال کریں جیسا وہ خود اپنا کرتے ہیں تو انکا خیال چھو
آدنیوں میں ہو جائے۔ دیکھو وہ شریف جانور آئے ہیں۔ ایک تو انسان ہے دوسرا شیر ہے۔
(شیر اور چاندنی دوبارہ داخل ہوئے ہیں)

شیر۔ اے شریف لیڈیو۔ تمہارے نازک دل چوبے کی آواز سے بھی ڈھسٹ کئے گئے ہیں اور
شیر کا تمہارے سامنے آنا تو بڑی ہی خطرناک بات ہے۔ اس لئے میں پہلے ہی بیان کو دیتا
ہوں کہ میں انگ بڑھی ہوں۔ اور اگر میں دراصل شیر ہوتا تو مجھ کو خود اپنی حالت چرخ ہوتا
تہیسیس۔ یہ نہایت شریف اور ایماندار جانور ہے۔

ڈیمٹر۔ کوئی جھگی درندہ اس سے زیادہ نیک نیت نہیں ہو سکتا۔
لائٹنڈر۔ یہ شیر بہادری میں مثل لومڑی کے ہے۔
تہیسیس۔ اور دورانیشی میں گیدڑ ہے۔

ڈیمٹر۔ جی نہیں لومڑی تو گیدڑ کو لیجاتی ہے۔ یہ شیر بہادری کے جوش میں اپنی دورانیشی
کبھی نہیں بھولتا ہے۔

تہیسیس۔ او کی دورانیشی بہادری سے سبقت نہیں لیجا سکتی۔ کیونکہ گیدڑ لومڑی سے
نہیں جیت سکتا۔ مگر اس ذکر کو جانے دو۔ دیکھو چاندنی کیا کہتی ہے۔
چاندنی۔ یہ لائٹن شاخ دار چاندنی مثال ہے۔

ڈیمٹر۔ اس شخص کو سینگ اپنے سر پر لگانا چاہئے تھے۔
تہیسیس۔ وہ بال بال نہیں ہے۔ اور اس سبب سے اس کی سینگیں نظر میں غالب

سے غالب آئیں۔ اگر چاندنی مرد فربہ تھا۔ اور شکر سے مراد اسکا حکم تھا۔

ہو گئی ہیں۔

چاندنی۔ یہ لالٹین چاند کی مثال ہے اور میں وہ آدمی ہوں جو چاند میں رہتا ہے۔

تہنسیس۔ یہ بھی غلطی ہے۔ اس شخص کو لالٹین کے اندر بیٹھنا چاہئے۔

ڈمیٹرس۔ وہ شمع کے خوف سے اس کے اندر نہیں بٹھ سکتا۔ کیونکہ روشنی بھر کی ہوئی ہے۔

پیپلیٹا۔ میں اس چاند سے تنگ آ گئی ہوں کہیں جلد دفع ہو۔

تہنسیس۔ یہ چاند اب حالت زوال میں ہے۔ تھوڑی دیر اور صبر کرو

لائنڈر۔ اے چاندنی کچھ اور بیان کر

چاندنی۔ جھکویہ کہتا ہے کہ یہ لالٹین چاند ہے میں چاند کا بڑھا ہوں۔ یہ کانٹوں کی جھاڑ

میری جھاڑ ہے۔ اور یہ کتاب میرا کتاب ہے۔

ڈمیٹرس۔ یہ کیا؟ ان سب کو چاند کے اندر ہونا چاہئے تھا۔ گرجپ رہو تہنسیسی آتی ہے۔

(تہنسیسی دوبارہ داخل ہوتی ہے)

تہنسیسی یہی وہ وعدہ کی جگہ ہے ابھی وہ قبرستان ہے! میرا پیارا کہاں ہے؟

شیر۔ (چینٹتا ہے)

(تہنسیسی بھاگتی ہے)

ڈمیٹرس۔ شیر خوب چنچا۔

تہنسیسی تہنسیسی خوب بھاگی۔

سہ ماہی ملک کے درمیان سال بزرگ بیان کرتے تھے کہ چاند میں ایک موزیہ صحنی ہوگا۔ وہ چرخہ کا تھی ہے۔

ہیالیتھا۔ چاند خوب چمکا دیکھو کس نفاست سے روشنی کر رہا ہے۔

(شیرتھسی کی چادر پلاتا ہے اور دالین جاتا ہے)

تہیسیس۔ یہ شیر کیا ہے! چوہے کا کام کرتا ہے!

الاندرد۔ غرضیکہ شیر غائب ہو گیا۔

ڈومیسٹرس۔ اور ٹو۔ پرمیس آیا۔

(پرمیس دوبارہ داخل ہوتا ہے)

پرمیس۔ اے خوبصورت چاند میں تیرا منوں ہوں کہ تو ہے ایسا روشن تیری روشنی میں کیونگا میں تھسیس کا دشمن۔ اُف وہ! یہ کیا ہے! کیا میری آنکھیں دھوکا دیتی ہیں۔ ہائے! میں کیا دیکھتا ہوں؟۔ اے میری پیاری یہ تو تیری چادر خون سے تر ہے۔ اے خون کے شیطانوں! اے قہر کے کارکنو! میرا بھی خاتمہ کر دو۔

تہیسیس۔ یہ غصہ اور الم! ایسے عزیز کی موت۔ ہر شخص کے رنجیدہ کرنے کیلئے کافی ہیں۔ ہیالیتھا۔ مجھ کو بھی اس شخص پر ترس آتا ہے۔

پرمیس۔ اے صانع قدرت تو نے شیر کو کیوں بنایا؟ کیا اسی لئے بنایا تھا کہ آج وہ میری پیاری کا خاتمہ کر دے۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ حسین ہے۔ نہیں نہیں حسین تھی۔ اے آنسو مجھ کو تباہ کر دو۔ اور اے تلوار میرے دل میں گھس جا (خبر آتا ہے) اس طرح میں اپنی جان دیتا ہوں۔ میں مر گیا۔ میں چلا میں مرا۔ میری روح آسمان پر جاتی ہے۔ میری آواز کی روشنی غائب ہوئی۔ میری آنکھ کی گویائی جاتی رہی۔ اے چاند بھاگ۔ (چاند جاتا ہے)

میں مڑا ہوں۔ مڑا ہوں۔ مڑا ہوں۔ بس مڑ گیا۔

(مر جاتا ہے)

پہا لیٹا۔ یہ کیا؟ قبل اسکے کہ تھبسی اپنے عاشق کی تلاش میں آئے جا نہ چلا گیا۔
تھبسیس۔ وہ تاروں کی روشنی میں چلی آئے گی۔ لولا وہ آ رہی ہے۔ اور اسی کے رنج و غم
پر قہقہہ ختم ہے۔

(تھبسی دوبارہ داخل ہوتی ہے)

پہا لیٹا۔ غالباً ایسے پریس کے لئے وہ بہت رنج و غم نہ کر گی۔ بلکہ اختصار ملحوظ رکھے گی۔
ڈیٹر۔ میرے نزدیک تو دونوں جواب ہیں جیسے پریس دیتے تھبسی۔
لائسنڈر۔ اب اس نے پریس کو دیکھا۔
ڈیٹر۔ دکھو کیا کہتی ہے۔

تھبسی۔ میرے پیارے تو سو رہا ہے۔ کیا تو مڑ گیا۔ اٹھ پریس کچھ جواب دے۔ خاموش کیونکہ
مڑ گیا! کیا سچ ہے؟ تیری آنکھیں اب قبر میں رہیں گی۔ تیرے خوبصورت لب۔ ناک۔ گال۔
سب غائب ہو گئے۔ بھارے بعد میں زندہ رہ کر کیا کروں گی (خجھارتی ہے) اے دوستو۔
تھبسی رخصت ہوتی ہے۔ اُس کی جان جاتی ہے۔ رخصت۔ رخصت۔ رخصت۔

(مر جاتی ہے)

تھبسیس۔ چاندنی اور شیر مردوں کے دفن کرنے کو باقی رہ گئے ہیں۔
ڈیٹر۔ اور دو اور بھی باقی ہے۔

باٹم۔ (زندہ ہو کر) جی نہیں حضور وہ دیوار تو گر گئی۔ جو دونوں کے درمیان صفاصل تھی۔
 کیا اب آپ خاتمہ کی سیر کریں گی۔ یا ملک اطالیہ کا ناچ دیکھنا پسند کریں گے۔
 تھیسس۔ جی نہیں معاف رکھئے۔ آپ کے تماشہ کے لئے کسی خاتمہ کی ضرورت نہیں ہو۔
 اور جس تماشہ میں سب ایکٹرمز جائیں اُس میں نتیجہ ناکم مٹانے اور صافی مانگنے کی حاجت
 نہیں ہوتی میرا خیال ہے کہ اگر اس تماشہ کا مصنف خود پیرس بنتا اور تھیسس کے کپڑوں
 سے اپنے گلے میں پھانسی لگا لیتا تو یہ تماشہ نہایت درد انگیز ہو جاتا۔ مگر ہاں ہم ملک اطالیہ کا
 ناچ ضرور دیکھیں گے۔

(ناچ ہوتا ہے)

تھیسس۔ اب آدھی رات آگئی۔ عاشقو! اپنی اپنی بارگاہ کا راستہ لو۔ پروں کو نکلنے
 کا وقت ہے چونکہ آج شب کو زیادہ جگے ہیں۔ اس لئے شاید کل دن چڑھے تک ٹھونے
 کا اتفاق ہو۔ اس تماشہ نے یہ وقت خوب کاٹ دیا۔ دوستو! اپنے اپنے بستر پر چلو۔ ہمارا
 قصد ہے کہ پندرہ دن تک اسی طرح حشر رہے۔

(سب جاتے ہیں اور کپڑا اخل ہوتی)

پاک۔ اسوقت شیر اور میٹرے چلا رہے ہیں۔ دن کے تھکے اندھے گسان مزے سے خراٹے
 لے رہے ہیں۔ کلوایاں جو شام سے جل رہی تھیں اب قریب ختم کے پہنچیں۔ اسوقت آؤ بول
 رہا ہے۔ اور وہ بیمار جو شدت مرض میں موت کا منتظر بستر پر پڑا ہوا ہے۔ ہیں جانور کی آواز
 سن کر اسی مارکٹ قبر کا خیال کرتے لگتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے کہ قبروں کو مہل کھل جاتے ہیں۔

اور بھوت پریت قبرستانوں میں سے نکل پڑتے ہیں۔ ہم لوگ جو طلوع آفتاب سے پہلے رات کی تاریکی کی طرح غائب ہو جاتے ہیں اسوقت عیش کر رہے ہیں۔ میرے بادشاہ نے حکم دیا کہ بے کم میں دروازے کے پاس سے خاک صاف کر دوں۔ تاکہ اس مبارک محل میں ایک جو با بھی غلط انداز نہ ہو سکے۔

(آبران اور بیٹیاں ہمراہ بیان داخل ہوتے ہیں)

آبران۔ اس تمام مکان میں پرستان کی روشنی کر دو۔ کیونکہ یہاں اب آگ کا اُجالا دھندلا ہو گیا ہے۔ اے تمام پرلو اور پریرا دواس وقت میرے ساتھ ناچا اور گاؤ۔
بیٹیاں۔ پہلے چند بار گیت پڑھو اور پھر اس کی مشق کر کے ہاتھ سے ہاتھ لاکر ناچا اور اس گھر کو مبارک کر دو۔

(ناچ اور گانا)

آبران۔ اب طلوع صبح تک ہر پری اس محل میں پھرتی رہے اور ہم اسوقت بادشاہ کی خواب گاہ میں جاتے ہیں تاکہ اسکو برکت دے آئیں۔ اور اسکی آئندہ نسل بھی مبارک ہو۔ یہ تینوں نوجوان سبکی آج شادی ہوئی ہے۔ ہمیشہ اپنی بیبیوں سے محبت کرتے رہیں گے۔ ادنیٰ ادنیٰ اولاد تمام قدرتی نقائص سے محفوظ رہے گی۔ سب پریاں مغس شبنم لیکر اس محل کے ہر سرکردہ میں جائیں اور اسکو برکت دیں تاکہ اس گھر کا مالک ہمیشہ محفوظ رہے۔ دیر نہ کر دو۔ اپنا کام شروع کر دو۔ صبح جوتے مجھ سے ملنا۔

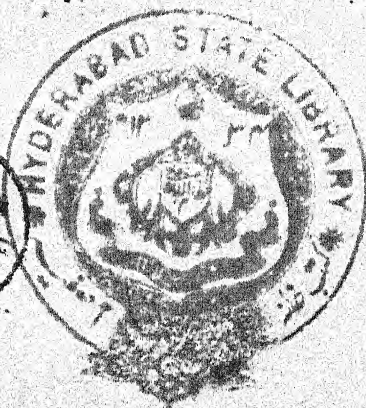
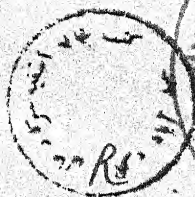
(آبران بیٹیاں ہمراہ بیان سچا تو ہیں)

پک۔ اگر ہمارا تماشہ آپ نے ناپسند کیا ہو۔ تو صرف یہ سمجھ لیجئے کہ آپ یہاں سو گئے تھے اور یہ خواب تھا۔ آپ اس کھیل کی خواب سے زیادہ وقت نہ سمجھئے جس کی کچھ اصلیت نہیں ہم پر اعتراض نہ کیجئے۔ اگر آپ ہماری غلطیاں معاف کریں گے تو ہم خود اپنے درستی کریں گے۔ میں بحیثیت ایک ایماذا رجن کے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ ہمارے اس تماشے کی منہسی نہ کریں تو ہم بہت جلد آپ کے سامنے کوئی دوسری چیز نفیس پیش کریں گے کہ آپ خوش ہو جائیں۔ اگر میں وعدہ وفا نہ کر دیں تو آپ مجھ کو چھوٹا سمجھئے گا۔

میں اب آپ لوگوں سے رخصت ہوتا ہوں۔ خدا آپ کی یہ رات آرام سے بسر کرے۔ اگر آپ مجھ سے خفتی ہیں تو تاملی بجا کرتے کہ اظہار فرمائیے تاکہ یہ خاکسار "راہن" بھی شکر یہ ادا کرے۔

(جاتا ہے)

(پردہ گرتا ہے)



| | |
|-------|-----------|
| ٢١٨٠٤ | واظمنبر |
| ٢٥٣ ح | فن منبر |
| | كتاب منبر |

22

بہادر شاہ ظفر

کی

مفصل و مکمل سوانح عمری

مح

انتخاب کلام

مرتبہ

نشی امیر احمد صاحب علوی بی اے

کا کوری ضلع لکھنؤ

امیر محل

قیمت فی جلد عرصہ

پرنٹ شاہد حسین

مختار پرنٹنگ ورکس لکھنؤ